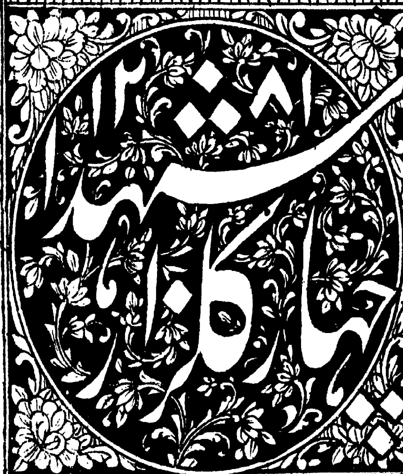
فہرست کتاب چہار گلزار شہدا	صفحہ
گلزار اول منقسم چہار چمن پر	۷
چمن اول ذکر اسلام مین حضرت ابوبکر صدیق کے رضہ	۷
چمن دوسرا فضایل مین حضرت ابوبکر صدیق کے رضہ	۱۴
چمن تیسرا کیفیت مین وفات حضرت ابوبکر صدیق کے رضہ	۳۵
چمن چوتھا کرامات مین حضرت ابوبکر صدیق کے رضہ	۴۱
گلزار دوسرا منقسم چہار چمن پر	۴۷
چمن پہلا کیفیت اسلام مین حضرت عمر فاروق کے رضہ	۴۷
چمن دوسرا فضائل مین حضرت عمر فاروق کے رضہ	۵۴
چمن تیسرا کیفیت شہادت مین حضرت عمر فاروق کے رضہ	۶۵
چمن چوتھا کرامات مین حضرت عمر فاروق کے رضہ	۷۵

تمت

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار

کتاب مستطاب تالیف جناب مولانا مولوی محمد فضل رحمان صاحب سلمہ



بتصحیح و اہتمام بندہ کمترین سید جلال الدین حلیہ طبع پوشید

مطبع مظہر العجائب مدراس سنہ ۱۲۸۱ ہجری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد حامدین کی ویسے خلاق علی الاطلاق کو زیبا ہے
جسنے یکمشت خاک کو ید قدرت سے بصورت انسان کی
بنایا اور ملائکۂ کرام کا مسجود کیا اور ذریت مین انکے
کسیکو شقی کسیکو سعید قلم قدر سے لکہا اور رسولون پیغمبرون
کو مبعوث کر نیک و بد کا شعور عنایت کیا اور قرآن مجید
و فرقان حمید مین بآیہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

درجات قرب تفاوت پیغمبرون کا بیان فرمایا اور صلوۃ
وسلام رسول خاص المبعوث الی کافۃ انام پر ہووی کہ جسپر آیہ
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا
بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
نازل فرمایا اور تمام رسولون پیغمبرون کا سرتاج و خاتم الرسل
گردانا اور اوپر آل و اصحاب اونکے کہ قوانین اسلام کی تقویت
و ترویج دی اور اپنے جان عزیز و مال کثیر کو خدا و رسول کی
راہ مین نثار کی اجمعین الی یوم الدین بعد حمد اور صلوۃ کے
ناظران اخبار محمدی و واقفان سیر مصطفوی پر مخفی و محتجب

رہی کہ جب یہہ خاک پای اہل اسلام و آستانہ روب علمائ
خیر الانام علیہ التحیہ والسلام امیدوار رحمت یزدان و مستمند
غفران رحمان محمد فضل رحمان بن مولوی محمد عبد القادر
بن تاج العلماء زمان مالک زمام فتوی مسند نشین عدل و انصاف
عارف باللہ و ہادی الی اللہ مولانا حاجی الحرمین الشریفین
حافظ مولوی محمد فضل اللہ صاحب ادام اللہ ظلالہ او زاد اللہ
فیضہ فی الخلائق نظر کیا کہ اکثر رسائل کیفیت وفات جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر شہادت مین
سید الشہدا امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی
زبان ہندی اور فارسی مین مسطور ہین اور کیفیت شہادت
خلفاء راشدین مین کوی کتاب نظر مین نہین آی اسواسطے

عہد دولت مین جناب نواب نامدار فلک اقتدار سکندر صولت
ارسطو فطرت دارا حشمت کیقباد رقم وزیر اعظم عالی ہمم
سراج منیر دودمان محمدی خلاصۂ خاندان مرتضوی وزیر با تدبیر گوہر
یکتائی ممالک آصفیہ نواب مستغنی الصفات میر تراب علیخان
بہادر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک زیادہ کری کریم
لم یزل اپنی حبیب کریم کی تصدق سے عمر اور اقبال اونکا
اور حق سبحانہ جل شانہ یمن اور برکت سے اُن چار یار
مصطفی اور تائید سے روح مبارک مرتضی کے ہموارہ ناصر
مویدلنکار ہی کہ تمام خلق کو داد اور انصاف سے مسرور اور
خورسند اور جود و سخا سے مستغنی فرمای کہ ہر کہ و مہ اِس
شعر کو ترنم کررہا ہی شعر ترا دیدہ و حاتم را شنیدہ شنیدہ

کے بود مانند دیدہ کے موافق ارشاد برادر دینی و محب راہ
یقینی الزایر لقبر رسول الثقلین و حاجی الحرمین محمد منور صاحب کے
بہہ سے مجدان کتب صحیحہ و معتبرہ اہل سنت و الجماعت سے مانند
تاریخ خلفا مولانا جلال الدین سیوطی و استیعاب فی احوال الاصحاب
ابن عبد البر و روضۃ الاحباب ملا جلال الدین محدث و تفسیر
فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و سیرۃ محمدی
مولوی محمد کرامت العلی الدہلوی و تفسیر معالم التنزیل و شواہد النبوۃ
و غیرہم سے انتخاب کر ترجمہ اسکا ہندی زبان میں بقدر حوصلہ
اپنی تحریر کیا اب خداے کریم لم یزل سے امیدوار ہی کہ برکت
سے ان چار یار محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مشت
خاک غریق بحر عصیان کو نار جہنم سے آزاد کرے نعلین سید الکونین

و شہدار فی سبیل اللہ کی رکہی ور اس رسالہ کو بہ چہار

گلزار شہدا نامزد کیا اور ہر گلزار کو چار چمن پر تقسیم کیا

گلزار اوّل منقسم چہار چمن پر چمن اوّل ذکر اسلام مین امیر المومنین

خلیفۂ رسول اللہ سیدنا و مرشدنا حضرت ابو بکر صدیق صاحب

رسول اللہ رضی اللہ عنہ چمن دوسرا فضایل مین چمن تیسرا

ذکر وفات مین چمن چوتہا ذکر کرامات مین چمن اوّل ذکر اسلام

مین حضرت ابو بکر صدیق کی منشیان اخبار اخیار محمدی و محرران سیرت

احمدی کی دفاتر قدیمہ مین ایسا تسطیر کی ہین کہ اسم مبارک ابو بکر

عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم

بن مرہ بن لوی بن غالب قرشی تہا طبرانی عبد اللہ بن زبیر سے

روایت کی کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمای کہ تو عتیق اللہ یعنے آزاد کیا ہوا اللہ تعالی کا ہی نار جہنم سے
اسواسطے انکا نام عتیق مشہور ہوا ابن سعد ابن سیرین سے روایت
کرتی ہین کہ نام انکا عتیق ہی مگر صحیح یہی کہ لقب ہی اور نسب
شریف انکا صحیح ہی ایسا کوی شخص نہین کہ منسوب ہونے
اوسکی عیب کیا جاوے و قاسم بن محمد بی بی عائشہ صدیقہ سے روایت
کئی ہین کہ نام ابوبکر کا عبداللہ تہا اور ابو قحافہ کو تین فرزند تھے
ان تین کا عتیق نام رکہے تھے اور استیعاب مین مذکور ہی
کہ نام خلیفۂ اول کا عبد الکعبہ تہا رسول اللہ نے عبداللہ سے
تبدیل فرمای اور وجہ صدیق کی یہہ ہی کہ جو امر خدا کا رسول اللہ نے
فرمائی ابوبکر بی شبہ اور بی تامل اسکو تصدیق کرتی اور بعضے
لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول مقبول کو معراج ہوا اور کفار قریش

سماعت سے اس حالت غریب کے متعجب ہوے ابو بکر صدیق کے
مکان مبارک پر اگر ارشاد نبوی کو ظاہر کیے ابو بکر کہے کہ جو ارشا
د رسالت پناہی ہی سب صدق اور راست ہی وہ کفار براہین
و دلایل چاہے ابو بکر جواب فرمائے کہ حضرت جبرئیل امین
سدرۃ المنتہی سے آن واحد مین زمین پر یکبارگی نزول کرتے
ہین وہ کفار بحکم فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ زرد رو شرمندہ ہو چلے گئی اس روز سے
بلفظ صدیق لقب مشہور ہوا اور والدہ شریفہ کی کنیت
ام الخیر نام انکا سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد
بن تیم مرہ چچیری بہن ابو قحافہ کی تہی ابو قحافہ عام فتح مین اور
ام الخیر پہلے انکی اسلام لای کیفیت اسلام حضرت ابو بکر صدیق

مین ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اسلام
حضرت ابوبکر کا شبیہ وحی سے ہی کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر
سے مروی ہی کہ فرمای انہو نے آگے مبعوث ہونے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب دیکہا مین کہ نور بیشمار آسمان سے
بام کعبہ پر اترا اور پہر ہر مکان مکہ معظمہ کو منور کر دیا پہر وہ نور اکٹہا
ہو گیا پہر وہ نور سالم میری مکان مین آگیا مین نے دروازہ مکان کی
مسدود کیا جب صبح ہوی تعبیر اسکی راہب یہودی سے دریافت
بند ۱۲ عالم ۱۲
کیا وہ راہب جواب دیا کہ یہہ خواب اضغاث احلام و بے
اعتبار ہی جب مین بعد چند روز کے طرف شام کے واسطے
تجارت کے گیا اور بحیرا کی عبادت گاہ کی نزدیک پہونچا
پہر اُس راہب سے تعبیر خواب کی استفسار کیا وہ پوچہا کہ تم

انھونسے قبیلہ کی پوچھی جواب دیا کہ مرد قریشی ہون وتعبیر
خواب کی یہہ کہا کہ خدا تعالی تم مین سے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا
کریگا اور تم بعد اونکے خلیفہ ہوگے جب مین مکہ کو آیا اور حضرت
محمد رسول اللہ مبعوث ہوئی اور مجھکو دعوت اسلام فرمائے
مین در جواب علامت نبوت کی طلب کیا فرمائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ رویا تیرا (خواب) اور تعبیر راہب بہودی کی ہے
بحیرا کی بھی نشانی ہی عرض کیا مین کہ آپکو اس امر سے کون
اطلاع کیا حضرت فرمای کہ جبرئیل فرشتہ خدا کا مجھکو
آگاہ کیا پھر بے توقف ایمان لایا مین روضۃ الاحباب مین
مرقوم ہی کہ جب حق تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف
خلائق کے واسطے تبلیغ احکام کی مبعوث کیا اور معجزات

آپسے ظاہر ہونا شروع ہوے حضرت رسالت مآب بی بی خدیجہ
کبریٰ کو دعوتِ اسلام سے کئے بی بی خدیجہ بے شک نزد ایمان
لائے اور اس روز کے آخر تین یا دوسرے روز حضرت علی
کہ حضرت رسالتمآب کی نزدیک تربیت و پرورش ہوے
تھے بشرف اسلام شادکام ہوسے بعد اُنکے زید بن حارثہ
آزاد کی ہوی بی بی خدیجہ کے اسلام لائے بعد اُنکے حضرت
ابو بکر صدیق اسلام لائے اور بعض اہل سیر کے نزدیک ابو بکر
بعد بی بی خدیجہ کے مشرف باسلام ہوے پھر ابو بکر اپنے احبا و
دوستوں کو دعوتِ اسلام سے کئے حضرت عثمان بن عفان و
زبیر ابن العوام و طلحہ و سعد ابن ابی وقاص و عبد الرحمان دعوت سے
ابو بکر کے اسلام لائے من بعد عثمان ابن مطعون و ابو عبیدہ بن الجراح

ابو سلمہ وغیرہ اسلام لائے ابن عساکر حضرت علی سے روایت
ہین کہ فرماتے اول مردون سے جو اسلام لائے ابو بکر ہین ابن سعد
ابن اروی سے روایت کی ہین کہ ابو بکر اول اسلام لائی
حدیث خیثمہ زید بن ارقم سے روایت کئے ہین کہ اول
ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر نماز ادا کی حدیث
طبرانی کتاب کبیر مین شعبی سے روایت کئے کہ اول ابو بکر اسلام
لائے بعضے اختلاف کئے ہین کہ بی بی خدیجہ و ابو بکر مین کون
اول اسلام لائی اور اجماع علما کا اس امر پر ہی کہ ابو بکر ابتدائے
اسلام سے وفات تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک رہے سفر و حضر مین جدا نہین ہوسے مگر جس وقت انکا
حکم فرمائی اور حج اور جہاد مین ساتھ رہی حدیث دار قطنی

ابی یحیی سے اور وہ حضرت علی ابن طالب سے روایت کئے
کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہ حق تعالی نام دیا
ابو بکر کو اپنے نبی کے زبان سے صدیق کر اور آپ بعد دو سال کے
تولد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تولد ہوے حدیث
زید بن اصم سے روایت ہی کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ابو بکر تم بڑے ہو یا مین بڑا ہون ابو بکر عرض کئے کہ یا رسول اللہ
آپ بڑے اور مین زیادہ عمر والا ہون یہہ حدیث محدثین کے نزدیک
بہت غریب ہی چمن دوسرا فضایل مین حضرت
ابو بکر صدیق کے سخن سنجان معانی و شیرین کلامان نکتہ دانی
نوک خامہ گہر ریز عنبر بیز شمامہ یون لائے ہین کہ شان مین اُس
سر منشأ خلافت کبری کی جو حقتعالی آیات متعددہ نازل فرمایا

جمن دو سرا

اگرچہ علم و حصر اس کا انسان کو یارا نہیں کہ کر سکے قرطاس پر ملو

دیوی اما محض تیمناً و تبرکاً چند آیات مرقوم کیا جاتا ہے اور احادیث

نبوی بقول مشت نمونہ از خروارے لکھا جاتا ہے اگر تمامی احادیث

و آیات کلام مجید جمع کیا جاوے ایک دفتر علحدہ ہو جاوے

قولہ تعالیٰ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ

لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قولہ تعالیٰ وَشَاوِرْهُمْ

فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ قولہ تعالیٰ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قولہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِيْ

يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ قولہ تعالیٰ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ

صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

قولہ تعالیٰ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا

الی قولہ تعالیٰ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ
قولہ تعالیٰ وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ
یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور خلیفہ اول کی دعوت
سے پانچ اصحاب عشرہ مبشرہ سے اسلام لائے اور کئے
مسلمان کو جو کفار قریش کے قید مین بسبب لانے اسلام کے عذاب مین
رکہے تہی خرید کر کے فی سبیل اللہ آزاد کی انہین سے ایک حضرت
بلال موذن رسول اللہ تہے قصہ انکا مختصراً یہہ ہی کہ وہ امیہ ابن خلف
کی مملوک تہے وہ کافر بسبب اسلام لانے کے بلال کو ریگ
و سنگہای گرم سے اذیت دیتا اور تمام شب دوسرے غلامون کو
بو لکے باری باری سے مار کہلواتا بلال سوای اس لفظ کے

مہر بر سنت

کہ میرا خدا ایک اور لاشریک ہی دوسرا لفظ ارتداد کا نہین کہتے
ناگہان گذرا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کافر کے مکان کے
طرف ہوئی حضرت آواز نوحہ و فغان بلال کی سماعت فرماکے
کیفیت دریافت کرا وس ملعون کے نزدیک ونق بخش ہو
بہت پند و نصیحت فرمائی وہ ملعون در جواب کہا کہ تمکو اگر ایسی ہی
خواہش اور شوق ہی ا وسکو خرید لیو حضرت ابو بکر صدیق رض
جوابدی کہ عین رضامندی و خوشنودی میری ہی وہ ملعون
کہا کہ تم اسکو خرید نکر سکو گی حضرت فرمائی کہ قیمت اسکی کیا ہے
وہ جواب دیا کہ نسطاس رومی اسکے بدل مین دیو اور نسطاس رومی
ایک غلام فن تجارت مین ممتاز اور مالک دو ہزار دینار ابو بکر
صدیق کا غلام تہا پہر حضرت اس رومی کو بلال کے مقابلہ مین دیکر لی آئی

اور جناب رسالتپناہ مین ماجرا اسکا عرض کر آزاد کئے دوسری
عامر بن فہیرہ کو ایک رطل طلا کو بنی جدعان سے خرید کر کے آزاد کئے
عامر ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اور بیر معونہ کے
روز شہید ہوی اور اکابر صحابہ رسول اللہ سے ہوی تیسری
ظہیرہ جو تھی مہدیہ دختر انکے ایک عورت بنی عبد الدار کی مملوکہ
تھی اور وہ کافرہ بسبب عداوت اسلام کی ان دونون کو
نہایت اذیت دیتی حضرت ابو بکر صدیق بہت سی فہمایش
اس کافرہ کی فرمائی جب کچھ اثر پذیر نہوا ان دونون کو خرید کئی اور
آزاد فرمائی اتفاقا بصارت ظہیرہ کی بسبب مرض چشم کی
جاتی رہی کفار بنی عبد الدار کے طعن شروع کی کہ بسبب چھوڑنے
دین لات وعزی کے اس صدمہ مین گرفتار ہوی ظہیرہ کہی خدای جلشانہ کا

اختیار ہی جو چاہتا ہی ظہور مین آتا ہی لات و عزی کا کچھہ اختیار نہین
حقتعالی کریم کارساز کی درگاہ اقدس مین راضی برضا رہنا مقبول ہو
اور بشارت انکی عود کی ایسا ہی کئی مسلمانون کو خرید کے آزاد
فی سبیل اللہ آزاد فرمائی **فضیلت** احمد ابو ہریرہ سے روایت
کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین نفع دیا مجھکو
مال کسیکا جیسا کہ نفع دیا مجھکو مال ابو بکرؓ کا ابو بکرؓ سماعت سے
اس ارشاد نبوی سے بہت سا گریہ کنان عرض کئے کہ جان میری
اور مال میرا سب آپکے ہین یا رسول اللہ **فضیلت** ابن عساکر
بی بی عائشہ صدیقہؓ اور ابو سعید عمر بن خطاب سے روایت کئے ہین
کہ وقت اسلام لانی کے ابو بکر صدیق کے نزدیک چالیس ہزار دینار
یا درہم تہی سب اللہ کی راہ مین مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہجرت کی تیاری مین صرف کی فتح العزیز مین مذکور ہی کہ سوائے
چھے ہزار درہم کی ابوبکر صدیقؓ کے نزدیک کچھ باقی تہا پھر وہ
بھی خریدی زمین مسجد نبوی و تیاری اسباب ہجرت مین صرف
کئے ایک روز قمیص گلیم کو رشتہ بوریہ سے دوخت کر حضرت
مین رسالت پناہ کی حاضر ہوی ناگہان حضرت جبرئیل امین علیہ
السلام نزول فرما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
عرض کئے کہ یا رسول اللہ ابوبکرؓ ایسا مالدار ہو کر اوراسقدر لباس
فقیری پہنکر بیٹھا ہی حضرت فرمائے کہ تمام مال خدا کے اور میری
راہ مین خرچ کر مفلس ہوا ہی پھر حضرت جبرئیل فرمائی کہ خدا تعالی
ابوبکرؓ کو بعد سلام کے ایسا ارشاد فرمایا ہی کہ اس فقیری مین تم مجھہ سے
راضی ہے یا کچھہ کدورت رکہتا ہی ابوبکرؓ جب یہہ ارشاد رب العزت

گوش گذار کیے مانند مجنون مست ہو کر کہتی کہ انا عن ربی راض ہون
خدا سے راضی ہون میری پروردگار سے مین کیسا کدورت رکہونگا
روضۃ الاحباب مین مذکور ہی کہ ابوبکر صدیق پانچ ہزار درہم
اور دو شتر خرید کے تیاری ہجرت کی کئی جب حقتعالے کا
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ہمراہی ابوبکر کے ہوا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ طرف غار کے ہوے
بسبب بی نعلی کی پای مبارک مجروح ہوی ابوبکر صدیق اپنے
پشت پر رسول اللہ کو سوار کئے ہوی غار کے نزدیک جاکر
بسبب خوف سانپ اور بچہو کے اول آپ جا کر قمیص اپنا
چاک کر سوراخون کو بند کئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غار مین رونق افروز ہوا آغوش مین ابوبکر صدیق کے آرام کی ابوبکر

پاشنہ اپنی ایک سوراخ باقی کو لگائی اور سانپ اسمین سے انکو

اذیت دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہو حال ابوبکرؓ کا

دریافت کر دعا خیر فرمائی اور اس مقام مین اہل سیر کی نزدیک

بہت روایات وارد ہین جب کفار ہجرت سے حضرت کی مطلع ہوے

قیافہ دان کو اجرت سے لیکر نزدیک اس غار کے آئے اور ابوبکر خوف

ناک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم درجواب اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا جیسا کہ حقتعالی اس قصہ کو

قرآن مجید مین یاد فرمایا ہی ارشاد فرمایا اور تاریخ خلفا مین مذکور ہی

کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دیکھا مین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ گھیر لئی تھی حضرت کو کفار اور ہر طرح سے

بی ادبی کرتی کہ آیا تو کہتا ہی کہ خدا ایک ہی قسم ہی خدا جلشانہ کی

کہ اسوقت حضرت کے پاس سوا ہی ابوبکر کے کوئی دوسرا نہین تھا

کبھی ابوبکر کافرونکو مارتی لعد کبھی حضرت کی سپر ہوجاتے اور کہتے

کہ ہلاکی ہو تم پر کہ اس ذات مبارک کو ارادہ قتل کا کرتی ہو کہ فرماتے

ہین میرا خدا ایک لاشریک ہی بعد اس واقعہ کے حضرت رسول اللہ

فرمائی کہ آل فرعون بہتر ہین یا ابوبکر کوئی جواب ندیا بعد فرمائی

کہ جواب دیو مجھکو کہ یک ساعت ابوبکر کی بہتر ہی ہزار ساعت سے

مومن آل فرعون کے کہ وہ ایمان کو پوشیدہ کرتا اور یہہ ایمان کو

افشا کرتا ہی **فضیلت** ترمذی بی بی عایشہ صدیقہ رضے اللہ

عنہا سے روایت کی ہین کہ کہی بی بی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کہ کسیکو سزاوار نہین ہی کہ وقت موجود ہونی ابوبکرؓ کی

امامت کری کہ وہ اعلم ہی اور اجماع اہل سنت کا ہی کہ بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکرؓ بعد انکے عمرؓ بعد انکی حضرت عثمانؓ
بعد انکی علی ابن ابی طالبؓ بعد انکی عشرہ مبشرہ بعد انکی اہل بدر بعد
انکی اہل احد بعد انکی اہل بیعت بعد ازان تمام اصحاب بقدر صحبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متفاوت مراتب مین ہین فضیلت
بخاری محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہین کہ اپنی باپ سے
پوچہا مین کہ بہتر آدمیون مین سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کون ہی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائی کہ ابو بکر پہر پوچہا
مین کہ بعد اونکی فرمائی کہ عمر بن خطاب بعد خوف کیا مین کہ شاید
عثمان بن عفانؓ کا کہین نام نہ لین بولا مین کہ بعد عمر کی آپ ہی حضرت
مرتضی رضی اللہ عنہ جواب دی کہ مین ایک رجل مسلم ہون فضیلت
شیخین یعنی بخاری و مسلم عمر بن عاص سے روایت کئے ہین کہ عرض کیا مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست زیادہ آدمیون کا نزدیک
آپکے کون ہی آنحضرت جواب فرمائے کہ عایشہ پھر عرض کیا
مین کہ مردون سے کون دوست ہی فرمائی کہ باپ انکی پھر عرض کیا
مین انکے بعد فرمائی عمر **فضیلت** ترمذی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر کو
بعد نبیون و مرسلون کے یہہ دو بوڈے سردار اہل جنت ہین **فضیلت**
احمد اور ترمذی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ رحم کرنی والا میری امت سے امت پر میری ابو بکر رض ہی
اور زیادہ شدت کرنی والا اوامر و نواہی الٰہی مین عمر رض ہے **فضیلت**
ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کو دو وزیر ساکنین آسمان اور دو

وزیر ساکنین زمین سے ہوتی ہیں وزیر میری ساکنین آسمان کے جبرئیل
اور میکائیل اور اہل زمین سے ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں **فضیلت اصحاب**
سنن ابوداؤد وغیرہ سعید بن زید سے روایت کئی ہیں کہ سنا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ابوبکرؓ جنت میں عمرؓ
جنت میں عثمانؓ جنت میں علیؓ جنت میں اور باقی عشرہ مبشرہ کو
ذکر فرماتے تھے **فضیلت** ترمذی ابی سعید سے روایت کئے
کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جنت طبقہ بالا کی اہل
اسفل کو مانند ستارونکی افق آسمان میں نظر کرینگی ابوبکرؓ و عمرؓ اہل
طبقہ اعلاسی ہیں **فضیلت** ابن ابی سعید ابن عمر سی اور ابی قاسم
بن محمد بن ابوبکرؓ صدیق سے روایت کئے ہیں کہ زمانہ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق اور عمرؓ بن خطاب فتوی

دیتی ہی **فضیلت** ابن عساکر انس سے مرفوعاً روایت کئے

ہین کہ دوستی ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہی اور دشمنی رکھنا

اُنسے کفر ہی **فضیلت** ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ دوستی

ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور جاننا مرتبہ انکا سنت سے ہی **فضیلت**

شیخین یعنے بخاری و مسلم روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کئے ہین کہ کہی انہونے سنا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتے تھے کہ جو شخص للہ خرچ کریگا حتی کہ اپنی جورو یا خاوند پر بہی

خرچ کریگا تو ایک دروازہ جنت سے بلایا جاویگا اور جو شخص کہ نماز پڑہیگا

اور جو کہ روزہ رکہیگا اور جہاد فی سبیل اللہ کریگا اور زکوۃ

دیویگا تو جنت کی ہر ہر دروازے سے کہ خدا تعالی ہر ایک شخص کے

واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر فرمایا ہی بلایا جائیگا اور ہر ہر دروازہ آب بیگا

نام علحدہ علحدہ مقرر ہی ابوبکرؓ صدیق عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی
شخص ایسا بھی ہوگا کہ ہر دروازہ سے بلایا جایگا اور کیا حال ہوگا
اُن لوگون کا کہ اُن دروازون سے بلایا جائینگے حضرت جواب
فرمائی کہ البتہ ایسے بہی شخص ہونگی اور مجہکو خدا سے امید ہی کہ تم
اُن مین سے ہوگی **فضیلت** ابن داؤد اور حاکم ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے صحیح مین اپنی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ ای ابوبکرؓ میری امت مین سے جنت مین اوّل تم داخل ہوگی
فضیلت بیہقی شعب الایمان مین عمر بن خطابؓ سے روایت
کی ہین کہ فرمائی حضرت عمرؓ اگر ایمان ابوبکرؓ کا مقابلہ مین اہل ارض کے
وزن کیا جاوی البتہ ایمان ابوبکرؓ کا زیادہ ہوگا **فضیلت** آنتہ
مین مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہی کہ فرمائی دیکہا مین

خواب مین کہ تمام امت کو یعنی ایمان تمام امت کو اپنی وزن کروایا

بعد اسکی ابوبکر عمر کو یعنی ایمان ابوبکر صدیق کو وزن کروایا ایمان

ابوبکر کا غالب ہوا **فضیلت** تجاری جابر رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہین کہ فرمائی عمر بن خطاب کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین **فضیلت**

طبرانی اوسط مین روایت کی ہین کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب

رضی اللہ عنہ قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ید قدرت

مین ہی کہ ہم کوئی امر خیر پر متوجہ نہین ہوئی مگر سابق ہوی اسکو

ابوبکر **فضیلت** ابی الحصین سے روایت ہی تاریخ خلفا مین

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم کی اولاد مین بعد نبیون کے

اور مرسلون کے زیادہ بزرگ ابوبکر سے نہین پیدا کیا گیا **فضیلت**

ترمذی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اقتدا کرو بعد میری ابوبکر اور عمر کی **فضیلت** بغوی

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہین کہ فرماتی تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میری بارا خلیفہ ہونگی ابوبکرؓ زیادہ

دنیا مین نہین رہیگا **فضیلت** بخاری اور مسلم روایت کی ہین

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حیات مین اپنی جو خطبہ فرمائی

اسمین ذکر کی ایک بندہ خدا کو اپنی اختیار کیا الخ بعد اسکے

فرمائی کہ جو دروازی مسجد کے طرف ہین سب بند کرو یو مگر دروازہ

ابوبکر کو بند مت کرو اور یہہ حدیث بخاری اور مسلم مین کر روارد

ہی اور اہل سیر کے نزدیک بہت مشہور ہے بلکہ مرقوم ہے

کہ یہہ وعظ ابوبکرؓ سماعت کرکے بہت روئی اور یہہ کنایہ سوا ابوبکر

صدیق کے کوئی دوسری نہین جانے کہ مراد بندہ سے کون ہی

فضیلت بخاری اور مسلم جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے
کہ ایک عورت آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ تو پہر آوہ عورت
عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر مین حاضر ہون اور آپکو نہ پاؤن اشارہ
اُسکا وفات سے تھا حضرت فرمائی کہ تو ابوبکرؓ سے ملیگی فضیلت
ابن عساکر بعد اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کئی ہین کہ کہے
اُنہون نی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ بعد میرے
خلیفہ ہی ابوبکرؓ تمام مال کو اولاد کو چھوڑکر ہجرت کی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فضیلت دینوری ہین اور ابن عساکر شعبے سے
روایت کی ہین کہ کہی شعبے چہار خصال حقتعالی ابوبکر کو مخصوص سرفراز
فرمایا اُنمین دوسری کو حصہ نہین کیا اول یہہ کہ ابوبکر کو صدیق نام کیا
دوسرا یہہ کہ وہ صاحب غار ہی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی تہی تیسرا رفیق ہجرت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے

چوتھا یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم واسطے امامت

کی فرمائی **فضیلت** ابن ابی داؤد ابی جعفر سے روایت کی

ہین کہ فرمائی انہونی کہ ابو بکر مناجات جبرئیل کے سماعت کرتی تہے

اور جبرئیل نظر نہین آتے تہے **فضیلت** حاکم ابن مسیب سے روایت

کرتے ہین کہ ابو بکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے

وزیر کی تہے کہ انسے ہر امر مین مشورت کرتی اور دوسرے غار مین تہے

اور دوسری عریش بدر مین تہے اور دوسرے قبر مین اور کوئی

اصحاب حضور مین ابو بکرؓ کے حضرت کے نزدیک پیش قدمی نہین کرتے

فضیلت بخاری اور مسلم ابی موسی اشعری سے روایت کئی ہین

کہ جب شدۃ مرض وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ہوا

فرمائی کہ ابوبکرؓ کو حکم کرو کہ نماز پڑہاوی آدمیون کو بی بی عایشہ
عرض کی یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہین جب آپکی مقام پر جاینگی
نماز پڑہانیکی طاقت نہین رکہینگی پہر حضرت بی بی کو وہی حکم
فرمایا کہ تم مانند عورتون یوسف کی ہو ابوبکرؓ حیات مین رسول
اللہ کی نماز ادا فرمائی اور سیر مین یہہ قصہ کئی طرح سے مروی ہی
اور یہہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام مہاجر و انصار کے
حضور مین فرمائی **فضیلت** حذیفہ سی مروی ہی کہ فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مری بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا و پیروی
کرو اور حقتعالی سوائی ابوبکر صدیق کے کسیکو لفظ اتقی سے
خطاب اور اولی الفضل منکم کا ارشاد نہین فرمایا **فضیلت**
والعدی سی حضرت بی بی عایشہ صدیقہ اور ابن عمر اور سعد ابن المسیب

وغیرہم سے روایت کی ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ گیارہوین
ہجرت سی ابو بکر صدیق بیعت کئے گئے جب وفات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا مسلمان مرتد ہوی عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ ابو بکر صدیق کی خدمت مین عرض کی کہ ای خلیفہ رسول اللہ
لوگ کہتی ہین کہ ہم نماز پڑہینگی مگر زکوۃ نہین دیوینگی آپ ان سے
نرمی کرو کسواسطے کہ لوگ مانند جانوران وحشی کی ہین حضرت
ابو بکر صدیق عمر بن خطاب رض کو جواب دیئی کہ مین تم سی نصرت اور
مدد چاہتا تھا تم واسطے خرابی کے آئی ہو سختی کرنی والی ہے
تم ایام جاہلیت مین اور خرابی کرنی والی ہو تم اسلام مین کون سے
نوع سے تالیف قلوب کرون مین یا جادو یا شاعری سے تالیف

کرون افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک دنیا فرمائی اور وحی

منقطع ہوئی اور خدا ہی جل شانہ کی قسم ہی کہ البتہ مین جہاد کرونگا

اُس شخص سے کہ زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تسمہ

دیتا تہا اگر اب نہ دیویگا چمن تیسرا کیفیت مین وفات حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث عبداللہ بن مسعود سے روایت

ہی کہ جسوقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور

انصار خلافت مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کلام کی حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انصار کو فرمائی کہ قسم دیتا ہون مین

تمکو آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضہ کو واسطے

امامت کی حکم فرمائی پھر کون تمہاری مین سے چاہتا ہی جو برے

پر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قایم فرمائی وہانسے دور کرا

انصار جواب دئی کہ ہم تمام لوگ اپنی اپنی نفسون کو بہتر نہین جا
اور ہم اللہ تعالی سے مغفرت چاہتی ہین حدیث ایک روا
مین ہی کہ بیعت مین ابو بکر صدیق رض کی قریش سے کوہی باقی نہین ر
اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت علی رض و زبیر و طلحہ و خالد بن سعید
رضی اللہ عنہم بیعت سے باقی رہی حدیث سعید بن المسیب سے
روایت ہی کہ جسوقت وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ عل
وسلم مدینہ مین ایک زلزلہ یعنے اواز نوحہ و فغان کے مچی ابو قحا
سبب شور کا دریافت کی حاضرین کیفیت وفات رسول ال
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کے پھر ابو قحافہ کہی کہ امر بزرگ واقع
کون شخص رسول اللہ کا خلیفہ ہوا لوگ کہی کہ فرزند تمہاری ابو بکر
ہوی ابو قحافہ کہی کہ ابو بکر کی خلافت پر بنو مناف اور اولاد مغ

راضی ہوی حاضرین جوابدیئے کہ ہان سب لوگ راضی ہوی ابوقحافہ کہی

کہ جس چیز کو کہ حقتعالی کسی شخص کو ارزانی فرمائی کوئی شخص مانع اسکا

نہین ہوسکتا ہی اور مسیلمۃ الکذاب جو دعوی نبوت کیا تہا ابوبکر

صدیق اسکو اور جو مرتد و بی دین ہوئی تہے قتل فرمائی اور حضرت

خلیفہ اولی بسبب خوف فوت ہونی صحابہ کے قرآن شریف کو

زبان سے صحابہ کی جمع فرمائی **فضیلت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی

روایت ہی کہ سبب وفات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وفات کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ اس دن سی حضرت ابوبکر صدیق ناتوان

اور ضعیف ہر روز زیادہ ہوتی تھی یہان تک کہ اپنی محبوب سے

مواصلت فرمائی **کیفیت وفات** واقدی اور حاکم بی بی عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہین کہ ساتوین تاریخ جمادی الثانی

مین پیر کے روز موسم مستان مین ابو بکر صدیق غسل کی بعد غسل کی
بخار شدت سے پندرہ روز آیا کہ نماز جماعت سے پڑہانی کی طاقت نہین رہے
اور بائیسوین تاریخ جمادی الثانی منگل کی شب کو رحلت فرمائی اور اسی شب کو
دفن کئی اور خلیفہ رسول اللہ مرض الموت مین صحابہ سے مشورت کر
حضرت عثمان غنی رض کو طلب فرماکر وصیت نامہ عربی زبان سے لکہوا
اوپر اسکی مہر اپنی حضرت عثمان رض کی ہات سے کروا باہر نکالی سب اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مضمون سے اس صحیفہ پر بیعت کی کہ جسکا نام
جسکا نام ہی ہم اپنی خوشی سے بیعت کو انکی قبول کی تاریخ وفات
سیرت محمدی مین مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بائیسوین تاریخ
جمادی الثانی جمعہ کی دن عشا کیوقت وفات فرمائی اور وصیت فرمائی
کہ اسما بنت عمیس بعد موت کی غسل دیوین حسب وصیت اسما غسل دی

اور عمر بن خطاب رض نماز پڑہی پہر اوسی شب کو حجرہ بی بی عایشہ صدیقہ رض مین
آغوش مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی سم جو حریرہ مین
کفار دئے تہی تاثیر کیا اور آخر حیواۃ مین حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کو طلب کر امر فرمائی کہ وصیت نامہ لکہین مضمون اسکا یہ ہے
وصیت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہد ابو بکر بن قحافہ
فی آخر عہدہ من الدنیا خارجًا منہا حیث یومن الکافر و یوقن الفاجر
و یصدق الکاذب انی استخلف علیکم عمر بن الخطاب فاسمعوا لہ و اطیعوا انی
لم آل اللہ و لرسولہ و لدینہ و نفسی و ایاکم خیرًا فان عدل فذلک ظنی
و علمی فیہ و ان بدل فلکل امرء ما نوی و الخیر اردت و لا اعلم الغیب
و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
جب حضرت عثمان رض کتابت سے فارغ ہوی مہر خلیفہ کی اوپر اسکی کی

اور تمام اصحاب موافق لکہی صدر کے بیعت کئی استیعاب مین لکہا

ہی کہ نقش مہر ابو بکر صدیق کا عبد ذلیل لرب جلیل تہا اور بروایت

زبیر کے نعم القادر اللہ تہا اور سیرۃ محمدی مین مذکور ہی کہ نقش مہر

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عبد ذلیل لرب جلیل تہا اور وقت

وفات کی ایک درہم نہین تہا اور ایک سو بیالیس حدیث مروی ہی

اور تاریخ خلفا مین ایک سو چار سطور کی ہین چہرہ شریف

بی بی عایشہ صدیقہ سے شمایل مبارک مین خلیفہ اولی کی تاریخ خلفا مین

مروی ہی کہ ایک جل بے بی سے عرض کیا کہ شمایل مبارک ابو بکر کو وصف

کرو بی بی فرمائی کہ تہی ابو بکر سرخ سفید رنگ صاف رخسارہ کو کین بہاری

کہ ازار زیر ہوتی چہرہ مبارک پر رگین ظاہر حدقہ چشم اندر کئی ہوی چین

بالیدہ صاف تا اور روایت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے

مروی ہی کہ ابو بکرؓ مہندی سے خضاب کرتی تہی روایت انس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ
تشریف فرما ہوی اصحاب مین سفیدہ لحیہ سوای ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
کوئی دوسرا نہین تہا چمن چوتہا کرامات مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی کرامت ابو بکر صدیق مرض وفات مین فرمائی کہ آجکی شب کو
بتکرار خدائتعالی سے مین امر خلافت کی تقرر مین استخارہ کیا کہ مشیت الہی
جسطرف ہووی مجہکو توفیق ہوی اور مین دروغ نہین کہتا ہون کونسا
شخص عاقل وقت ملاقات خدائتعالی کی دروغ اور افترا خدا پر کریگا
حاضرین عرض کی کہ آپ خلیفہ رسول خدا کی ہوا آپکی ارشاد مین سوائی تصدیق
کی کسیکو محل انکار کا نہین خلیفہ فرمائی آخر شب مین مجہکو خواب غالب ہوا
دیکہا مین خواب مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ سفید پہنکر تشریف

فرماہین اور اطراف حضرت کی جامہ مبارک کو جمع کرتا ہون ناگہان
وہ دو جامہ سفید سبز ہو گئی اور بہت شدت سے چمکنی لگی کہ ناظرین کی
نظر نہین تہرتی تہی اور دو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو جوان نہایت شکیل صاحب حسن اور جمال پوشاک عمدہ عمدہ
پہنی ہوی حاضر ہین رسول اللہ علیہ وسلم مجہکو سلام فرمائی اور مصافحہ
سی مشرف فرما دست مبارک میری سینہ پر رکہی خفقان اور اضطراب
مجہہ سے دور ہوی پہر فرمای کہ ای ابوبکر اشتیاق ہمارا تمہارے
ملاقات کی واسطے بہت ہو گیا وقت نہین ہوا کہ تم میری پاس
آوین خوابمین ایسا رویا مین کہ اہل مکان اس سی مطلع ہوئی پہر عرض
مین کیا واشوقاہ الیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب فرمائی
کہ وصال تمہارا اب قریب ہی خدا تعالی تمکو تعزز خلافت میں اختیار

دیا ہی عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ آپ اختیار فرماوین تو ارشاد ہو

کہ والی رعیت کر و عمر فاروق قوی کو آسمان و زمین مین وہ بہتر

اور پاکیزہ ترین روزگار ہی پھر ارشاد نبوی ہوا کہ یہہ دو مرد مددگار اور

وزیران میری ہین دنیا مین بعد وفات کی ہمسایہ ہین بہشت مین تیرے

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرمائی اور وہ دو جوان

سلام کر کہی کہ تم خلاصی پای مکروہ سے اور دنیا اور آخرت مین

تم صدیق ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ

مان باپ میری فدا ہووین یہہ دو مرد کون ہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کہ یہہ نیک فرشتگان جبرئیل اور میکائیل ہین ناگہان

خواب سے بیدار ہوا مین کرامت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

مروی ہی کہ بعد وفات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعض اصحاب نے

مقابر شہدا مین اور بعضے تجویز کی کہ بقیع مین اور مین چاہیے کہ حجرے
پہلو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دفن
کرین اس اختلاف مین خواب غفلت غلبہ کری ناگہان ایک آواز
سب حاضرین سنے کہ حبیب کو حبیب سے ملا وین حتے کہ جو لوگ مسجد
مین تہی وہ بہی سماعت کیے کرامت وقت وفات کی ابوبکر
صدیق وصیت فرمائی کہ بعد میری مرنے کی لاش کو روبرو دروازہ
روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیجا کر عرض کرو کہ السلام
علیک یا رسول اللہ یہہ ابوبکر در مبارک پر آپکی حاضر ہی درجواب اگر
اجازت ہوی اور دروازہ کشادہ ہو لاش کو میری حجرہ مبارک مین
لیجاوین نہین تو بقیع مین دفن کرو بعد وفات کے حسب وصیت
عمل کی ہنوز کہ وہ کلمات تمام نہین ہوی تہی کہ پردہ دور ہوا اور

آواز نکلی اور جواب آیا کہ حبیب کو طرف حبیب کے لائیو کرامت

دلایل النبوۃ مین ایک ثقات سے حکایت ہی کہ کہی انہون نی

کہ ہم تین شخص یمن کیطرف متوجہ ہوئی ہمارے ساتہہ ایک شخص کوفی تھا

خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی کے شان مین بد کہتا تہا ہرچند کہ نصیحت کئے

ہم فایدہ مند نہوا آخر نزدیک یمن کے پہنچکر شب کو اقامت کرکے

صبح کو بعزم سفر وضو کو اوس کوفی کو بیدار کئی ہم وہ شخص بیدار ہوکر

کہا کہ افسوس ہی اس دشت مین تمسے جدا رہا اب تم مجھکو ہوشیار

کئی خواب مین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالین پر میرے

تشریف فرما ہوا ارشاد فرمای کہ ای فاسق خدا تعالی فاسق کو خراب

کری تو اس صحرا مین مسخ ہوگا ہم تمام لوگ کوفی کو کہی کہ خرابی تیری

ہی جلد اٹھہ اور وضو کر کوفی اٹھہ کر ساتہہ پانون جمع کیا نا کہان کیا نظر

ہم کہ سر انگشتان اُسکی مانند بندر صحرائی کے ہوی اور آن واحد مین تمام
بدن اُسکا مانند بندر کی ہوگیا ناچار اُسکو اُسی سے شتر کی پانون سے
باندہکر راہی ہوئی ہم جب افتاب بغروب مائل ہوا جنگل مین
بہت سی بندر نظر آئی وہ کوئی رسن کو توڑ شرارت کر ہمراہ باندرونکے
ہو ہمکو نگاہ کر بہت روتا باہم مشورت کئی کہ کام ہمارا بد ہوا وہ جب
انسان تھا ہمکو اذیت دیتا اب دوسری بندرونکی ساتھہ کیا کریگا جب
روز آخر ہوا ہمراہ باندرونکی چلا گیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و
من سیئات اعمالنا و من سوء الخاتم کرامت دلایل النبوہ مین ایک
اکابر سلف سے منقول ہی کہ کہی انہون نے کہ ایک ہمسایہ ہمارا تہا کہ
جناب مین امیر المومنین خلیفہ اولی اور ثانی کی بی ادبی از حد کرتا
ایک شب رسول اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ حضرت ابوبکر

جانب راست مین اور حضرت عمر فاروق جانب چپ مین حاضر مین
عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہمسایہ شان مین
آنحضرت و صاحبون کی بی ادبی کرکی مجھکو اذیت دیتا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ جا ہمسایہ کو مار صبح کو خواب سے بیدار ہوکر
اسکی مکان کو گیا مین کہ خواب سے اسکو اطلاع کرون ناگہان مکان سے
اوسکی آواز ماتم کی معلوم ہوی دریافت حال سے معلوم ہوا کہ شب کو
کوئی شخص اسکو مار ڈالا ہی پھر پلٹ آیا مین گلزار دوسرا

کیفیت و حالات و فضایل مین جناب امیر المومنین
سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چمن پہلا

کیفیت اسلام مین غواصان بحر اخبار محمدی غوطہ زنی کرکر ذکر
مین عمر فاروق کی گوہر مقصود کو کف مطلوب بقرطاس مین لا یون رشتہ

تحریر مین منسلک کئی ہین کہ نسب شریف حضرت عمر بن خطاب کا

ایسا ہی کہ عمر بن خطاب بن نوفل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح

بن عدی بن کعب بن لوی اور حضرت عمر کا سن شریف ستائیس

سال کا تہا کہ اسلام لائی اور سن تیراعام فیل مین تولد ہوا اور اشراف

قریش سے تہی اور سبب اسلام حضرت عمر فاروق کا یہہ ہوا کہ جب

آیۃ شریف اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ

جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ نازل ہوی ابو جہل اس آیۃ کو سماعت

کر بولا کہ ای گروہ قریش محمد تمکو اور تمہاری اللہ کو دشنام دیتی ہین

عقلا تمہاری کو نادان احمق شمار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ معبودان تمہاری

ہیزم جہنم کی ہین جو شخص کہ محمد کو قتل کریگا سو شتر سرخ بال اور سو شتر

سیاہ بال اور ہزار اوقیہ طلا اسکو انعام ارزانی کرونگا حضرت عمر

کہ ہنوز بشرف اسلام فایز نہ ہوی تہی ابو جہل لعین سے عہد و پیمان
اور لات و عزی کی قسم لیکر خانہ کعبی مین کہ ہبل بت نہایت کلان
تہا گواہ رکہی اور شمشیر و تیر و کمان ہمراہ لیکر بعزم قتل محمد مصطفی
واحمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی کہ خدا تعالی مالک و سرا کا انکا
حافظ اور نگہبان تہا متوجہ ہوی غافل سعادت ازلی دارین سے
اپنی بحکم یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اثنا راہ مین
ایک شخص نی زہیرہ سے ملکر پوچہا کہ ای عمر کہان کا ارادہ کر جاتی ہو حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جواب دی کہ واسطے قتل کرنی محمد بن عبد اللہ
کی جاتا ہون وہ شخص جوابدیا کہ اگر تم محمد کو قتل کروگی بنی ہاشم اور بنی
زہیرہ سے کیسا امن مین ہوگی عمر فاروق جواب فرمای کہ شاید تم
ان پر ایمان لای ہو اُس نے کہا کہ زیادہ عجب کی امر سنی تمکو بہن اگاہ

کرتا ہون کہ تمہاری بہنوی اور بہن تمہاری دین سے روگردانی کر محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی ہین عمر فاروقؓ سماعت کر
کہی کہ اس امر کو کیسا یقین کرون وہ شخص جوابدیا کہ ذبیحہ تمہارا وہ نہین کہاینگی
پہر عمر انکی مکان پر گئی دروازہ مکان کا بند تہا اور خباب سے وہ زوج و
زوجہ سورہ طہ کو یاد کر رہی تہی حضرت عمرؓ دروازہ کی نزدیک جا سنی
کہ کچہہ آواز آرہی ہی پہر دروازہ ماری ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی خباب کو پوشیدہ
کر دروازہ کہولی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکان مین آکر استفسار فرمائی
کہ یہہ آواز کیا تہی انہون نی کہی کہ ہم آپسمین کلام کرتی تہی حضرت عمرؓ
فرمائی کہ تم گمراہ ہوی ہو بہنوی حضرت عمر کو کہی کہ ای عمر سوا دین تمہارے
دوسرا دین اگر حق ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ برہم ہو انکو بہت ماری
ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی اگر شوہر کو اپنی حضرت عمرؓ سے دور کی حضرت عمرؓ

انکو بھی ماری وہ بی بی غضبناک ہوکر کہی کہ دین محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا حق ہی اور کلمہ پڑہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعضے روایت مین ہے کہ سر سے

ہمشیرہ حضرت عمر کی خون نکلا حضرت عمرؓ کو رقت ہوی بعد تامل کی

فرمائی کہ وہ صحیفہ کہان ہی مجھکو دیو تا دیکھون ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی

بولی کہ قرآن شریف کو بی وضو ہاتہہ نہین لگانا اور تم ناپاک ہو

اٹہو وضو یا غسل کرو عمرؓ وضو کی اور سورہ طٰہٰ کو ہاتہہ مین لیکر پڑہنا

شروع کی جب یہان تک پہونچی کہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اَنَا فَاعْبُدْنِیْ حضرت عمرؓ بی اختیار ہو فرمائی کہ محمد رسول اللہ

کہان ہین مجھکو راہ بتا ئیو خباب اس قول کے سنتی ہی پوشیدہ

جا سے نکل کہی کہ مبارکبادی ہو تمکو کہ پنجشنبہ کی رات کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی کہ ای بارتعالی عزت دی اسلام کو
عمر بن خطاب سے یا عمر بن ہشام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسوقت ایک مکانین کہ نزدیک صفا کی تہا رونق بخش تہے اور وحی
نازل ہو رہی تھی اور دروازہ پر حمزہ اور طلحہ وغیرہ ہما اصحاب حاضر تہے
حمزہ عمر فاروق کو کہ آ رہی تہے نظر کر فرمائی کہ اگر عمر بارادہ خیر آتا ہی
بہتر نہین تو اوسکو قتل کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عمر سے ملاقات و معانقہ کر فرمای کہ ای عمر اگر ارادہ تمہارا یہی ہی جو جبرائیل سے
کہ مغیرہ ابن شعبہ وغیرہ کو پہونچی تمکو بھی پہنچیگی حضرت عمر دست مبارک
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام لا کلمہ شہادت پڑہی اور
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی کہ یا رسول اللہ
کفار ظاہرا بت پرستی کرین اور آپ پوشیدہ دعوت فرماتی ہین

اس روز سے دین اسلام ترقی پایا اور یہہ واقعہ ماہ ذیحجہ سن چھے

مین ہوا اور حضرت عمر عدد اربعین کو اہل اسلام کی پورا فرمایا اسبعیاب

مین بلال ابن رباح حبشی اور قوم بی کہ یکی بلال عمر چالیس مرد اور گیارہ عورت

کی بعد اسلام لائی مگر اول صحیح و مشہور ہی روایت ترمذی

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئی ہین کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمای تہی کہ ای اللہ عزت دی اسلام کو عمر بن خطاب

ویا عمر بن ہشام سے روایت احمد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

سی روایت کئی ہین کہ فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ مین واسطے

بی ادبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارادہ کر نکلا نظر کیا مین کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے اگے مسجد شریف مین روح بخش ہو کر

سورہ فاتحہ شروع کئی ہین مین آہستہ سے حضرت کے عقب مین کھڑی

ہو قرآن شریف سماعت کر کہا کہ واللہ یہہ شاعر ہی جیسا قریش کہتی

ہین بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

کَرِیْمٍ وَّمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ الخ پڑھی بمجرد استماع اس آیت کے

دلین میری اسلام واقع ہوا چمن دوسرا فضایل ہین سیدنا

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی

فضیلت ابن عساکر حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت

کئی ہین کہ فرمائی تمام صحابہ پوشیدہ ہجرت کئی مگر عمر علانیہ حضرت عمر

نیت ہجرت سے شمشیر گردن مین ڈال تیر وکمان بازو سے لگا سنان ہاتھہ

مین لے نزدیک کعبہ معظمہ کی آکر نماز وطواف ادا کر کفار قریش کو کہ اوس وقت

حاضر تہی نزدیک جا کر فرمائی کہ شَاہَتِ الْوُجُوہ جسکا ارادہ ہووی

کہ مان اوسکی رووی لڑکی یتیم ہون اور جورو بیوہ ہووی سوای اس مقام کے

میری سی ملی کوئی کافرون سے اسوقت جرات نہین کیا **فضیلت**
بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایکروز خوابمین دیکھا مین جنت کو کہ اس جنت مین
ایک مکان ہی کوشہ مین اسکی ایک عورت وضو کر رہی ہی کہا مین
کہ یہہ مکان کسکا ہی اہل مکان جوابدئی کہ یہہ مکان عمر کا ہی غیرت کو
تمہاری یاد کر و پس آیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت رو کر فرمائی
کہ ایسی غیرت ہی یا رسول اللہ **فضیلت** بخاری اور مسلم عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایکروز خواب مین دیکھا کہ مین دودہ پیتا ہون جسے کہ ناخنون
سے میرے رطوبت اسکی جاری ہوئے بعد اسکے اسکے عمر کو
دیا مین صحابہ عرض کئے کہ تعبیر اسکی کیا ہی فرمائی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی تعبیر اسکی علم ہی **فضیلت** بخاری
اور مسلم ابو سعید خدری سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایکروز خوابمین دیکہا آدمیونکو بعضی انکو سینی تک قمیص اور بعضونکو
ناف تک تہا عمر کو دیکہا مین کہ قمیص انکا زمین تک لگا ہوا تہا اصحابہ
عرض کئی کہ تعبیر اوسکی کیا ہی فرمائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی
کہ تعبیر اسکی دین ہے **فضیلت** بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص سے
روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتہہ مین ہی کہ ہر کوچہ و برزن مین کہ
شیطان ای عمر تم سے ملتا ہی پہر اس کوچہ مین نہین چلتا دوسرے کوچی سے
نکل جاتا ہی **فضیلت** بخاری ابو ہریرہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگی کی پیغمبرون کی امت مین لوگ ہوتے تہے

کہ حق تعالیٰ انکو الہام کرتا تہا اگر میری امت مین کوئی ہوتی البتہ عمر ہوتے
فضیلت ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہین کہ
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ امر حق کو عمر کی زبان اور
دل پر نازل کیا ہی راوی کہتی ہین کہ آیۃ شریف کسی کی مقدمہ مین
جب نازل ہوتی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ آیۃ موافق
رائ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نازل ہوئی **فضیلت** ترمذی اور حاکم
عقبہ بن عامر سے روایت کی ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میری
بعد کوئی پیغمبر ہوتا البتہ عمر پیغمبر خدا کا ہوتا **فضیلت** ترمذی بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکہتا ہون مین شیاطین انس اور جن کو کہ عمر سے بہاگتے ہین
فضیلت بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہین کہ فرمائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمر چراغ اہل جنت کا ہی **فضیلت**

طبرانی اوسط مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہین جبرئیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو عرض کی کہ یا رسول

اللہ عمر کو میری طرف سے سلام فرمائی اور انکو خبر دیجئے کہ غضب تمہارا

عزاہی اور رضا تمہاری حکم ہی **فضیلت** ابن عساکر ابن عباس رضی

اللہ عنہ سی روایت کی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ

تمام آسمان کے عمر کے بزرگی کرتے ہین اور تمام شیطان زمین کے عمر سے

بہاگتے ہین **فضیلت** طبرانی اور دیلمی فضل سی روایت کئے ہین

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق بعد میری ہمراہ عمر کی ہی

جس جائی کہ رہی **فضیلت** بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے روایت کی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ایک شب کو خواب مین دیکھا مین کہ ڈول ایک چاہ پر رکھا ہوا ہی اُس چاہ
جسقدر خدا تعالی نے چاہا سینچا مین پھر ابو بکرؓ اوس ڈول کو لی ایک یا
مرتبہ سینچی اور انکی کشش مین ناتوانی تہی حق تعالی انکو مغفرت کرے
پھر عمر بن خطاب اُس ڈول کو لی بہت سینچی کہ تمام تشنہ لوگ سیراب
ہوگئی نووی کتاب تہذیب مین لکہی ہین کہ اشارہ خلافت سے
ابو بکرؓ کی اور ترقی اسلام و حصول فتح و فتوح ممالک اعلاء کلمۃ اللہ
زمانہ خلافت مین عمر بن خطاب کی ہی فضیلت طبرانی اوسط
ابی سعید خدری سے روایت کئی ہین کہ فرمای رسول اللہ علیہ وسلم
جو شخص کہ عمر سی عداوت رکہی گویا کہ مجہہ سے عداوت رکہا اور جو شخص کہ
عمر سے محبت رکہا گویا وہ مجہہ سی محبت کہا اور حق تعالی شب عرفہ مین
آدمیون سے مباہلہ عام کیا اور عمر سے خاص مباہلہ فرمایا اور جسقدر نبی کی

ایک محدث ہوتا ہی اگر میری امت مین محدث ہوی البتہ عمر ہوگا

اصحاب عرض کئے کہ یا رسول اللہ محدث کیا ہی فرمای رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ محدث فرشتون سے کلام کرتا ہی **فضیلت**

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمای کہ زمین پر عمر سی زیادہ دوست میرا

کوئی نہین ہی **فضیلت** ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مرض الموت

مین لوگ عرض کئے کہ تم عمر کو خلیفہ مقرر کئی ہو اگر خدا تیعالی تم سی پوچھی

کہ تم کسکو خلیفہ کئی ہو کیا جواب تم دوگی فرمائی صدیق کہ جناب

الٰہی مین عرض کرونگا کہ عمر کو انمین سے جو بہتر اور برتر تہا مین اسکو

خلیفہ مقرر کیا ہون **فضیلت** ابن مسعود فرمائی کہ اگر علم عمر کا ایک طرف

علم تمام احیاء ارض کا تولا جاوی البتہ علم عمر کا زیادہ ہوگا **فضیلت**

احمد اور بزار اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین

لہ فرمائی ابن مسعودؓ فضیلت عمر بن خطابؓ کی دوسرون پر چار چیزون
سی ہی اوّل یہہ قید یان بدر کو عمرؓ نی تجویز قتل کی کئی خدا یتعالی
بہی موافق رای انکی آیۃ شریف لولا کتاب من اللہ سبق الخ
نازل فرمایا دوسرا مقام یہہ کہ عمرؓ پردہ کرنا عورتون کا تجویز کی
حق تعالی بہی آیہ حجاب فاذا سئلتموہن متاعا فسئلوہن من وراء
حجاب نازل فرمایا تیسرا یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
اسلام عمر بن خطاب کے دعا فرمائی چوتھا تجویز فرمانا حضرت عمرؓ کا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واسطے خلافت کی اور اول بیعت کرنا
عمرؓ کا فضیلت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ
لشکر واسطی جہاد کی روانہ فرمای اتفاقاً ایکروز حضرت عمر بن خطاب خطبہ
روز جمعہ کا پڑہ رہی تھے ایک آواز فرمائی کہ یا ساریۃ الجبل الجبل حاضرین

استماع سے اس قول کی متحیر ہوئی جب لشکر فتحیاب ہوآیا حال انکا
معلوم ہوا کہ ساریہ سرگروہ لشکر کی تہی وقت مقابلہ کفار کی غافل
پڑہی تہی اور کفار غضب سے انکی ذرہ کوہ مین سے پوشیدہ آرہی تہی جب آواز
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی پہنچی ساریہ کفاران تہا بو جوسی مقابلہ کر فتحیاب
ہوی اور یہہ قصہ محدثین کے نزدیک بہت مشہور ہی **فضیلت** تاریخ
خلفا مین قتادہ سے مرقوم ہی کہ ایام خلافت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
واسطے تعلیم دین وادب آدمیون کی قمیص پیوندار کہ بعضی پیوند چمڑی کے
تہی پہن کر درہ ہاتہہ مین لیکر راہ سے گذرتی فرماتی تہی اور ایام خلافت
مین بہت سے ممالک فتح ہو داخل بلاد حکومت اسلام ہوی جیسا کہ کتب
سیر پر پوشیدہ نہین ہے **فضیلت** لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہتی تہی اور ابتداء خلافت مین حضرت عمر کو

خلیفۂ خلیفۂ رسول اللہ کہتی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایکہ یہہ مضمون
درازہی تم پر مشکل اور دشوار ہوگا مقولہ اس قول کا بعدہ باختلاف
روایت جیساکہ سیر اور احادیث مین مذکور ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقب حضرت عمرؓ کا امیر المومنین تجویز کی اور وہی شایع
اور مشہور ہوا اور سن اور تاریخ ہجرت سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مقرر اور بیت المال کو جمع علحدہ کرنا اور صلوۃ تراویح و قیام شہر رمضان
شب مین اور تحریم متعہ اور ام ولد کی بیع کی ممانعت اور جمع کرنا نماز
جنازہ مین آدمیونکو اور چہار تکبیرات نماز جنازہ مین اور دفترداری
ممالک کی اور لینا صدقات کا اور زکواۃ لینا اسپونکا اور قاضیون کا
مقرر کرنا وغیرہ ایام خلافت مین اپنی حضرت عمرؓ مقرر فرمائی فضیلت
تاریخ خلفاء مین ابی امامہ رضی اللہ عنہ سی مذکور ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

ایام خلافتمین بیت المال سی کچھہ تصرف مین اپنی نہین لاتی جب بہت تنگی
پہونچی اصحاب سے فرمائی کہ امر خلافت مین شغل مین کرتا ہون تردد معاش
نہین کر سکتا ہون میری واسطی کچھہ بیت المال سی مقرر کرو حضرت علی
رضی اللہ عنہ فرمائی کہ صبح و شام کا طعام لیو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
موافق تقرر حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کی بقدر طعام دو وقتہ کی بیت
المال سی لیتی تھی استیعاب مین مذکور ہی کہ عمر بن خطاب کسی ملامت کنندہ
سی خوف نہین کرتی مطابق آیہ شریف وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ
اور قرآن شریف حسب رای عمر بن خطاب کی چند جا نازل ہوا حتی کہ
بعضی روات بیس مقام مین شمار کئی ہین انہین سے مقدمہ مین قیدیان
بدر کی اور حجاب مین اور تحریم خمر مین اور مقام ابراہیم کی آیہ کو
شمار کئی ہین اور ایک کبار علماء اصحاب سے کہ روایت انکی بہت

علم اصولیین قوی شمار کئی جاتی ہی اور ایک عشرہ مبشرہ بالجنۃ اور

اول قاضی اسلام ہین اور مسجد نبوی کو کلان تیار فرمایا اور ایام قحط

مین حضرت عباس رض عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کر خدای تعالی

سی دعا چاہی اور حقتعالی اپنی فضل سے استجابت دعا کر آب رحمت

نازل کیا اور آپکی عظمت سی ہرقل سلطان روم گریز کیا حمن نسیرا

کیفیت شہادت مین حضرت امیر المومنین صاحب رسول اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی

حضرت عمر خلافت پر بعد وفات ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متقرر

ہوئی بائیسوین تاریخ شہر جمادی الثانی سن تیرہ مین موافق روایت

زہری کی منتشان اخبار محمدی قصہ ماتم ہوش ربا شہادت امیر المومنین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خامہ سیہ جامہ اشک ریز سی ایسا مرتسم کی ہین

کہ جب حقتعالی اذربایجان وغیرہ ممالک کو بسعی بلیغ خلیفہ ثانی کی
فتح فرمایا اورحضرت عمر رضی اللہ عنہ سن تیئیس ہجری مین حج فرماکر مکہ
بطح مین نیفت فرمائی سعید بن مسیب روایت کئی ہین کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ بطح مین شتر خاص کو بٹھاکر آب نوش فرمائے اور دست
مبارک طرف آسمان کی دراز کر دعا فرمائی کہ ای بارتعالی عمر میری
دراز ہوی اور طاقت میری ضعیف ہوی میری رعیت پراکندہ
ہوی اب میری روح کو ضایع مت کر اور زیادہ حیات نکر اپنی طرف
قبض کر راوی کہتی ہین کہ ذیحجہ کا مہینا تمام نہین ہوا کہ حضرت عمر رضی
شربت شہادت نوش کی معدان بن ابی طلحہ سی روایت کئی
ہین کہ ایکروز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بعد خطبہ کی فرمائی کہ خواب
مین دیکھا مین کہ ایک مرغ مجھکو ایک یا دو چونچ مارا مین جھو اجل آنی

گمان کرتا ہون لوگ مجھکو واسطے مقرر کرنی خلیفہ کی کہتی ہین خدای
جل شانہ اپنی دین نبوی کو برباد و ضایع نہین کریگا اگر مرجاؤ مین
خلافت ان چھہ کے شورے مین ہی ایسے وہ چھہ شخص کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونسے راضی ہو وفات فرمائی مغیرہ ابن ابی شعبہ
حاکم کوفہ کی تہی جناب امیر المومنین کے حضور مین عرضی لکہی کہ میری
نزدیک ایک غلام ہی بہت کاری گر اگر حکم ہو تو حضور مین روانہ
کرون اور فی الحقیقت وہ غلام کاری گری مانند نقاشی و نجاری
وحدادی وغیرہ فنون کی جانتا تہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ درجواب
عنایت نامہ متضمن طلب مین اس غلام کی لکہی مغیرہ حسب الامر اس غلام کو
مدینہ کی طرف روانہ کی اور ایک روایت مین سو درہم دوسری
روایت مین ایک درہم خراج اس غلام کا مقرر کی وہ غلام حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمتمین حاضر ہوکر یادتی معرر کرنا خراج اپنا ظاہر کیا

حضرت عمر رض استفسار خراج اسکا دریافت کر فرمائی کہ خراج تیرا زیادہ

نہین ہی وہ غلام حضور سی خلیفہ کی پر غضب اور ناخوش چلا گیا بعد چند

روز کی خلیفہ اوس غلام کو کہ نام اوسکا ابو لولو تہا طلب کرا ئی ارشاد

فرمائی کہ مجہکو معلوم ہوا کہ تو کہتا کہ ایک ہی آسیا ہوا کی تیار کرونگا وہ

ملعون خلیفہ سی پر غضب ہو کہا کہ ایک آسیا ایسی تیار کرونگا کہ

لوگ اوسی قیامت تک حکایت کرین پہر جب وہ ملعون خلیفہ کی حضور سے

گیا خلیفہ اصحاب سے فرمائی کہ مجہہ سے وہ غلام ابہی وعدہ کیا ہی پہر وہ

ملعون خنجر دو زبان کا کہ دستہ اسکا اوسط مین تہا اپنی لی زارین پوشیدہ

کر شب تار یک مین آکر گوشہ مسجد شریف مین پنہان ہوا جب صبح کو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب راحت سی بیدار ہو کر واسطے بیدار کرنی

آدمیون کی مسجد شریف مین تشریف فرما ہوے اُس ملعون کے نزدیک گیا

ہوی وہ ملعون تین مرتبہ اُس خنجر سے کہ پوشیدہ کیا تھا مارا اور بعضے

روایت مین چہ مرتبہ مارا اور بارا آدمیون کو مارا کہ چہی اُنہین سے شرف

شہادت پائے اور چہ انہین سے مجروح ہوی پھر ایک شخص اسکو چادر ڈال

گرفتار کیا آخر اپنی کو وہ ملعون ہلاک کر جہنم مین جلدی سے چلے گیا خسر الدنیا

والآخرۃ خلیفہ جب مجروح ہوئی صہیب کو واسطے امامت کی امر کی

اور امر خلافت کو حضرت عثمان اور حضرت علی و طلحہ و زبیر و عبدالرحمان

بن عوف و سعد مین بطریق شورہ مقرر کی اور سیرۃ محمدی مین باختصار

مذکور ہی کہ جب خلیفہ مجروح ہوی آواز فرمای کہ اُس سگ کو پکڑ لیو اور

بعضی روایت مین مسطور ہی کہ خلیفہ فرمای فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنے

پہونچا مین قسم ہی رب کعبہ کی عبداللہ ابن زبیر اپنی باپ سے روایت

کرتی ہین کہ ایک روز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری تکیہ فر راہ سی
گذری اثناء راہ مین ابو لولو ملکر عرض کیا کہ آپ میری مولاسی فرماکر
محصول میرا کچھہ کم کروائی خلیفہ استفسار فرمائی کہ تیرا محصول
کیا ہی جواب عرض کیا ایک دینار رماہوار حضرت نے جواب فرمای کہ یہ
بہت نہین ہی پھر خلیفہ ارشاد فرمائی کہ تو میری واسطے ایک آسیا
مزدوری سے تیار کر وہ شقی بولا کہ تمہاری واسطے ایک آسیا مزدوری سے
ایسی تیار کردون کہ مشرق و مغرب مین چلی راوی کہتی ہین کہ اُسی
وقت مجہکو کہٹکا ہوا صبح کی نماز کی وقت جب موذن اذان دیا
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ واسطے نماز کے طرف آدمیونکی برآمد ہوے
اور انکو نماز کا امر فرمای اوس جگا ابن زبیر حاضر تہی ابو لولو پوشیدہ
بیٹہا تہا ناگہان اٹہہ کر چہہ چہریان مارا کہ ایک اونسی ناف کے نیچی پہنچی

ابن ہی نے خلیفہ کو کہا بل کیا بہر خلیفہ نی عبد الرحمان کو واسطے امامت
کی امر کی خلیفہ کو وہانسی اُٹھا کر دار الخلافت مین لائے اُنہی خلیفہ اپنے
فرزند عبد اللہ کو طلب فرما واسطے تلاش و گرفتار قاتل کے امر فرمائی
جب خبر معلوم ہوی کہ وہ ملعون ابو لولو تہا خلیفہ عربی زبان سے
فرمائی کہ الحمد للہ مجہکو ویسی شخص کی ہاتہہ سی نہین مارا کہ وہ کلمہ پڑہے
اور اُوسی حجت کری بعضے کہتی ہین کہ ابو لولو مجوسی تہا اور بعضے
نصارا کہتی ہین اور تیرا شخصون کو مجروح کیا اور بخاری اپنی صحیح مین
عمرو بن میمون سے حدیث طویل روایت کی ہے مین مجروح ہونا خلیفہ کا
وسط نماز مین اور ہمراہ خلیفہ کی تیرا شخص کا مجروح ہونا مذکور کئی ہین
تاریخ خلفا مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ کہی ابن عباس
ابو لولو مجوسی تہا خلیفہ فرمائی کہ الحمد للہ خدا تیعالی قاتل کو میری

اہل اسلام سے نہین کیا بعدہ عبداللہ ابن عمر کو طلب کر وصیت فرمای

کہ میری ذمہ پر دین مردم کا چہیاسی ہزار ہی اگر مال اہل عمر سے ادا نہو

تو بنی عدی سے سوال کر کے ادا کرو اگر اُنسے بہی ادا نہو قریش سے سوال

کر کی ادا کرو دوسرا یہہ کہ تم بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

جا کر عرض کرو کہ عمر آپ سے اجازت چاہتا ہی کہ ہمراہ اون دو صاحبون

کے دفن ہووی جب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بی بی کی خدمتمین حاضر

ہوی اور عرض کئی بی بی صاحبہ ام المومنین ارشاد فرمائی کہ وہ زمین

مین اپنی دفن کے واسطے رکہی تہی اب دفن عمر کا اپنی دفن پر مقدم

کری عبداللہ خلیفہ کی خدمت مین جواب بی بی کا عرض کئے خلیفہ فرمای

کہ خدا تعالی کا بہت شکر ہی اور بہت فرحناک ہوی خلیفہ کی خدمتمین

اصحاب عرض کئے کہ آپ کسیکو خلیفہ مقرر کر وصیت فرماوین خلیفہ

فرمائی کہ ان شش تن سے کسی کو واسطے خلافت کی زیادہ مستحق
نہین دیکھتا ہون اور خلیفہ اصحاب کے واسطے تقوی اللہ تعالی کے
اور تعظیم مہاجرین اور انصار کی وصیت فرمائی خلیفہ حکیم کو واسطے
معالجہ کے طلب فرمائی طبیب دریافت حال کر نبیذ پلایا بعضے
جراحات سی وہ نبیذ نکلا بعد اوسکے دودھ پلایا وہ بہی زخمون سے
باہر نکلا طبیب بولا کہ شب صحت سے گذرنا بہت مشکل ہی جب
خلیفہ کی رحلت قریب ہوئی ارشاد فرمائی کہ بعد میری خلافت
ان چھے تن مین یعنے حضرت عثمان و حضرت علی و طلحہ و زبیر و سعد
و عبد الرحمان مقرر کیا ہون باہم مشورت کر جو مقرر ہوا انکو خلیفہ کرو
جب بعد وفات کے مشورت کی خلافت حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ پر مقرر ہوئی جب خلیفہ وفات فرما کر روضہ جا و دانی

اختیار کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لاش مبارک کو صحابہ

ہمراہ بی بی کے خدمت میں بعد سلام لاکر عرض کی کہ عمر اجازت

چہتا ہی بی بی فرمائی کہ عمر کو اصحاب کے نزدیک یعنی محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق کے نزدیک داخل کرو

پھر حضرت عمر کو آغوش میں ابو بکر صدیق کے دفن کی عمر بن

میمون سے روایت ہی کہ ابو لولو نہ رو رنگ نصرانی غلام مغیرہ ابن شعبہ کا

تہا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ جن تین دن

بعد شہادت حضرت عمر کے ابیات ماتم کی پڑہی اور خلیفہ دوسر

حج پی در پی کئی اور نقش انگشتری مبارک کا وکفی بالموت واعظا تہا

شمایل مبارک ابن عساکر ابی رجا عطاردی سے شمایل مبارک میں

خلیفہ کے روایت کئے ہیں کہ تہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بلند قامت تندرست اور جبین مبارک کے بال نہین تھے کشادہ
دہن بہت سرخی دار چشم رخسارہ مبارک سبک تھی اور مونچھی
کے بال بہت اور سرخ تھے چمن جو تھا کرامات مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے **کرامت** راوی نقل کرتے ہین کہ ایام خلافت
مین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مصر فتح ہوا خلیفہ
عمر بن العاص کو حاکم وہانکا مقرر کر روانہ فرمائے و دنیل کو ایک عادت
تھی کہ سال مین ایکمرتبہ خشک ہو جاتی جب وہ زمانہ آیا عمر بن عاص ساکنین
شہر سے حال اسکا دریافت کی اہل مصر جواب دی کہ عادت اسکی ایسی ہی
کہ سال مین یکبار خشک ہو جاتی ہی ہملوگ بعد بارہ روز کے ایک دختر
خوبصورت پاکیزہ پیدا کر ماں باپ کو اسکے اشرفی روپیہ دیکر راضی کر
پھر اسکو لباس عمدہ و زیور عمدہ از عمدہ پہنا کر رود نیل مین ڈالدیتے ہین

عمرابن العاص بولے کہ ایسی عادت اسلام مین موقوف ہوئی اور اسلام
تمام قواعد کفارونکے برباد کرتا ہی پھر اوس تاریخ سے تین مہینے
ہوے کہ رود نیل جاری نہین ہوی اہل مصر ارادہ فرار کا شہر سے
ی عمر بن العاص اسکو مشاہدہ کر حضرت امیر المومنین کے خدمتمین عرضی
لکھی امیر المومنین تحریر فرمائی کہ جو تم کئی ہین پسندیدہ و خوب ہی اور
عنایت نامہ مین ایک پارچہ عربی زبان سے لکھی کہ ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ طرفسے
عبد اللہ امیر المومنین کے رود نیل کو بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو وے کہ
اگر تو اپنے طرفسے جاری ہوتی ہی مت جاری ہو اور اگر خدا یتعالیٰ واحد
قہار کیطرفسے جاری ہوتی ہی جاری ہو پھر عمر بن العاص اوس پارچہ کو
رود نیل مین رکھوا دی صبح کو اہل مصر دیکھے کہ سولہ گز معمول سے زیادہ
پانی جاری ہی اوس روز سے وہ معمول موقوف ہوا کرامت

جس روز کہ امیر المومنین شہید ہوے تمام روز زمین تاریک ہوی یہانتک
کہ کودکان اپنے ماؤن کے نزدیک اکر کہتے تھے کہ شاید قیامت
ہوی مان انکی جواب دئی کہ یہہ قیامت نہین بلکہ شہادت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہی کرامت امام مستغفری دلایل النبوۃ
مین ایک غازی سے حکایت کئے ہین کہ کہی انہونے کہ ایکوقت
ہم غزا کو جاتے تھے ہمراہ ہمارے ابو حیان نامی غلام بنی تمیم کا ابوبکر صدیق
و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے شان مین ناسزا و بد کہتا ہر چند کہ پند و نصیحت
کئے ہم کارگر نہوا آخر اسکو یک شہر کے حاکم کے نزدیک کہ اتنا راہ مین
تہا لیجا کر فریاد کئے ہم حاکم اسکو اپنے نزدیک تہا کر ہمکو رخصت کیا
جب ہم راہ سفر کی لی وہ شخص پہر آیا نہایت شادان و فرحان حاکم
اسکو خلعت و پوشاک و اسپ سے سرافراز کر رخصت کیا وہ ہمکو دیکہکر

شماتت کرکہتا کہ ای دشمنان خدا دیکہے کہ مجکو نہ مضرت بلکہ نفع پہنچا
ہم اسکو کہے کہ تو ہمارے سات مت چل وہ ایکطرف اور ہم ایکطرف
راہ چلتے تہے یکایک وہ شخص حاجتکے واسطے راہ مین بیٹہا ایک جماعت
زنبورونکی اگر اسپر حملہ کری وہ ہمسے مددگارنی چاہا ہم واسطے
مدافعت کے ارادہ کی زنبور حملہ ہمارے طرف کی جب ہم کنارہ ہوے
زنبوران اسکو کاٹ کاٹ تمام گوشت و پوست اسکا نوش کر فقط
استخوان سفید چہوڑدی قولہ تعالی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ذکر کرامت
اسہی کتاب مین مذکور ہی کہ ایک شخص سلف سے کہی کہ ایام طفولیت مین میرا
استاد رافضی تہا مجکو تعلیم بد کرتا اور مین خدمتمین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق کے شانمین بد کہتا تہا ایکروز خواب مین دیکہا
کہ قیامت برپا ہی تمام لوگ حضرت رسالت پناہ کی طرف رجوع کیے

ہین ناگہان نظر کیا مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین
ہمین وہ بیٹہے رہین وہ پیر سفید و سیاہ لحیہ حاضر ہین حضرت رسالت پناہ
پر سلام کرتے ہین مین بہی نزدیک جا کر چاہا کہ سلام کرون ایک اُن
دو پیرسے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ شخص ہمسی کیا چہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاہی کہ مجکو پکڑ لیوین ناگہان خواب سے بیدار ہوا مین ریش و بروت
کے بال گر گئے چار مہینے اسیہی حال مین رہا مین ایکروز میرا ایک دوست
بخیال اعراض خبیثہ میری حال کو دریافت کی پہر تمام حال روبرو اُنکے
ظاہر کیا مین وہ بولے کہ سبحان اللہ تم کس واسطے روبرو حضرت رسالت
پناہ کے توبہ نہین کی اور عفو تقصیر نہین چاہی کیا تمکو معلوم نہین کہ درود
جس سے کہ پڑہے جاوے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین
پہنچتا ہی فی الحال سیلابچی آبتابہ طلب کر وضو کر کے دو رکعت نماز

مجکو پروائی ہو پہر خدا سے دعا چاہا کہ الٰہی باری تعالیٰ غفور رحیم توبہ کیا مین اور
تفضیل پر شیخین کے قایل ہوا مین بعد اسکی ایک ہفتہ نگذرا کہ وہ مرض
مجہے زایل ہو رشیں و بروت مجہکو نکلے اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِلتَّوْبَۃِ
اِلَیْكَ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ عَلٰی مَا رَضَاكَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کرامت ایک سلف سے اسیہی
کتاب مین مرقوم ہی کہ کہی انہونے کہ معمول میرا تہا کہ بیوارثی مردونکو کفن
دفن کرتا ایکروز کوفیونمین سے ایک شخص مرگیا تہا مین غلام کو لینے
واسطے خریدی کفن کے بازار کو بہیجا اور آپ مردے نزدیک گیا مین دیکہا
کہ ایک خشت اسکے شکم مین رکہے ہی بعد تہوڑے دیر کے وہ مردہ اُٹھکے
واویلا مچایا مین اسکو کہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بول وہ مردہ کہا کہ اس
کلمہ مجہکو کیا نفع کریگا مین اپنے قوم کے سات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نیم

بدود رفیت کہتا بعد مرنیے میرے جاے میری جو دوزخ مین
ہی بنا اب واسطے عبرت دوسرونکے مجھکو خدا زندہ کیا ہی پھر وہ
مرگیا مین حال اسکا دوسرے کو فیونکو نہ لادہ جو آمد کہ شیطان اسمین داشت
کیا ہی گلزار تنسیر اذکر خلافتمین مجے اللیالی تبلاوت القران
سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی چمن پہلا کیفیت
اسلام مین عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیتہ بن عبد الشمس
بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب
حضرت عثمان قریشی جو اصحاب کہ دعوت سے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے کے اسلام لائے انمین سے ہین ابو عبد اللہ و ابو لیلی کنیت تہے
بعضے روایت مین ہی کہ ابا عمر بھی کنیت تہی سن چہ عام فیل سے
تولد مبارک ہوا اور اول طرف حبشہ کی بعدہ طرف مدینہ منورہ کے

ہجرت کیئے والدہ کا اسم اروی بنت کریز بنت ربیعہ کے اور نانیکا
اسم بیضا ام الحکیم بنت عبدالمطلب ابن ہاشم تہا نہایت شکیلہ و جمیلہ تھے
جمن دوسرا افضایل مین سیدنا حضرت عثمان ذو النورین رضی
اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو صاحبزادیون کو اپنی
یعنی رقیہ و ام کلثوم کو حضرت عثمانؓ کو مرۃ بعد اخری تزویج فرمائے
جب وہ دونو بی بی وفات کی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر
میرکو تیسری دختر ہوتی البتہ عثمان سے عقد کر دیتا اور یہ عقد
نہین کیا مگر خدا کے حکم سے اب تم کسیکی دختر سے نکاح کروا دیوا اور خلیفہ
ثالث بسبب مرض و بیمارداری بی بی کی وامر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جنگ بدر مین حاضر نہین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفہ ثالث کا غنیمت سے امر کردلوائی اور حدیبیہ مین حاضر نہین تھے وجہ

اسکی یہہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر ضروری پر
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو طرف مکہ کے ارسال فرمائی جب
خبر پہنچی کہ کفار حضرت عثمان کو شہید کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر غضب بارادہ قتل کفار کے تمام اصحاب سے درخت رضوان
کے نیچے بیعت لی اور بایان دست مبارک اپنا حضرت عثمان رض
کا مقرر کر دست راست پر اپنے بیعت کی جا غور کی ہی کہ کیا فضیلت
ہوی پہر خبر معلوم ہوی کہ حضرت عثمان ذوالنورین زندہ ہین شہید
نہین ہوے خاطر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین پذیر ہوئی
فضیلت اور یک مبشر بالجنۃ اور یک اصحاب شورہ جو حضرت
عمر رض واسطے خلافت کے مقرر فرمائی او نمین ہین اور قرآن شریف
جمع فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمای کہ اس مسجد کو

ون زیادہ کریگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانچ مکان خریدکر
سکی شریک مسجد نبوی کی اور مرتبہ ثانی بعد وفات رسول اللہ
علیہ وسلم کے ایام خلافت مین کلان زیادہ تیار کی **فضیلت**
بخاری و مسلم بی بی عایشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ی روایت کئے ہین کہ جب حضرت عثمان خدمت مین رسول اللہ
علیہ وسلم کے حاضر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لباس مبارک
فرمائی کہ تم شرم وحیا اسے نہین کرتے ہو کہ جسکی ملایکہ اللہ تعا
کے شرم کرتے ہین **فضیلت** بخاری ابی عبد الرحمان سلمی سے
روایت کئے ہین کہ جس وقت اہل بلوا حضرت کو حصار کی
فرمای کہ مین تمکو خدای جل شانہ کی قسم دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم فرمائی کہ جو شخص جیش عسرت کی تجہیز کریگا اسکے وا

جنت ہی جیش عسرت کی تجہیز مین کیا اور فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ جو شخص کہ بیر معونہ کو کندہ اور بعضے روایت مین ہی کہ جو عمل
کریگا اسکے واسطے جنت ہی اسکو بہی مین کندہ کروایا آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہہ ارشاد کی سو تم جانتے ہو یا نہین اہل بلوا خلیفہ
کے مقولہ کو تصدیق کی ترمذی عبد الرحمان ابن خباب سے روایت
کی کہ کہی انہونے جسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیاری جیش
عسرت کی فرمائی تہے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تحریص کے موافق اولاً حضرت عثمان رض عرض کی کہ سو شتر معہ سامان
واسطے سفر کے میرے ذمہ پر ہین اور دوسرے وقت دو سو شتر
معہ سامان تیسرے وقت تین سو شتر معہ سامان حضرت عثمان رض غنی اپنا ذمہ
تیاری کی اور ایک روایت مین سات سو شتر معہ سامان اور بجائے

واسطے سواریکے خریدی کر مجاہدین فی سبیل اللہ کو دئی اور ایک
روایت مین کہ ہمراہ اشتر و فرس کے کئے او قیہ طلا بہی دی **فضیلت**
ترمذی انس سے روایت کی ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیعت الرضوان اصحاب کی لی حضرت عثمان رض حسب الامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ عثمان رض حاجت پر اللہ اور رسول اللہ کے ہی پھر ایک ہاتھ
مبارک کو حضرت عثمان رض کا فرض کر دست ثانی سے بیعت کی
فضیلت ترمذی حاکم اور ابن ماجہ مرۃ بن کعب سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ ہا جو ظہور مین آوینگے اسکا
ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص چادر اوڑے
ہوے اس جا ہی سے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اسوقت

یہہ شخص حق پر ہوگا مراد اُس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت
ذوالنورین سے ہی راوی لکھتے ہین کہ مین جا کر تلاش کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ وہ شخص عثمانؓ ہین
درجواب رسول اللہ نعم فرمائے **فضیلت** ترمذی اور حاکم نی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ ای عثمانؓ شاید کہ خدائتعالی تمکو ایک قمیص پہناویگا اگر
منافقون ارادہ اسکے چھینے کا کرین ہرگز دور مت کرو حتی کہ تم مجھ سے ملو
یہہ بہی اشارہ بلوا سے ہی **فضیلت** ترمذی روایت کیے ہین کہ بلوا کے
روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمائے کہ مجھسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عہد فرمائے مین اسپر ثابت ہون **فضیلت** حضرت عثمان
ہر روز روزہ رکھتے اور بیس حج بیت اللہ کے فی سبیل اللہ کئے

ستیعاب مین مذکور ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ
یر رومیہ کو خرید کریگا اور واسطی شرب مسلمانون کے مقرر کریگا حقتعالے
سکی واسطے جنت مین جای شرب مقرر کریگا حضرت عثمان یہودی کے
زدیک جا کر پیام خریدی کا کی وہ یہودی واسطے فروخت
سالم کے راضی نہوا آخر اول نصف چاہ رومیہ کو خرید کر فرمائی
لہ اگر چاہے کہ تو دو دو روز اپنے حصہ کے مقرر کرین نہین تو
ایک ایک روز نوبت مقرر کرین وہ یہودی ایک ایک روز پر راضی
ہوا حضرت عثمان اپنے روز مسلمانونکو پانی پلانا مقرر کئی جب اُسروز
مسلمان پانی لیتے وہ یہودی اپنا نصف حصہ بھی حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو فروخت کیا نصف اول بارہ ہزار اور نصف ثانی
ہزار درہم کو خرید کئے **فضیلت** اور سبب عقد کرنے

دو صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالنورین کہلتے
ہیں **فضیلت** محمد بن سیرین سے مروی ہی کہ حضرت عثمان اعلم
مناسک حج کے بعد انکے حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے **فضیلت**
ابن عباس سی مروی ہی کہ قران شریف کو حضرت عثمان رض اور امون
ترتیب دئی **فضیلت** استیعاب میں مذکور ہی کہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ تمام شب میں ایک دوگانہ میں سالم قران شریف قرات
فرمائی جمین **تیسرا کیفیت شہادت میں حضرت عثمان**
رضی اللہ عنہ کی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن
مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی فارغ ہوے واسطے تقرر امر خلافت
کے ایک مکان علحدہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضی اور
عبد الرحمان اور سعد اور زبیر و طلحہ جمع ہو کر مشورت کئے عبد الرحمان

کہے کہ تقرر خلافت کو رائی پر تین شخصون کے تم مقرر کرو زبیر فرمائے
کہ مین اپنی رائی کو تابع رائے حضرت علی کے کردیتا ہون سعد نے
فرمائی کہ مین اپنی رائے کو تابع رائی عبدالرحمان کے کیا حضرت طلحہ
فرمائی کہ مین اپنی رای کو تابع رای عثمان کے کیا جب عبدالرحمان
اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی رہے
عبدالرحمان فرمای کہ مین ارادہ خلافت کا نہین رکھتا ہون تم
دونون سے کون شخص اس سے خلع کرتا ہی تا کردیوین ہم ایک کو
اوپر راہ رسول اللہ اور اللہ جل شانہ کے تم دونون اپنے اپنے نفس مین
فکر و تامل خوب کرو کہ افضل تم مین کا خلیفہ ہووے اور اصلاح امت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرص و سعی کرو حضرت عثمان اور حضرت
علی خاموش رہے عبدالرحمان فرمائی کہ اس امر کو میری رائی پر

کہ مین قسم ہی خدای جل شانہ کی کہ بہتر اور برتر تمہارے مین کو مقرر کرونگا

دونو صاحب راضی ہوئی پر عبدالرحمان کے راضی ہوے پھر عبدالرحمان حضرت

علی کو فرمائی کہ تم اسلام مین مقدم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قرابت رکھتے ہو اگر تم کو مین خلافت پر مقرر کرون عدل کرو اور اگر

دوسرے کو خلیفہ تمپر مقرر کرون اطاعت اور فرمان برداری کرو علی مرتضے

درجواب نعم فرمائی پھر حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہو وہی عبارت

کہی جب حضرت عبدالرحمان ان دونون صاحبون سے عہد لی حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے ہات پر بیعت کی اور کیفیت شہادت مین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابن عساکر زہری سے و سعید بن مسیب سے روایت

کئے ہین کہ حضرت عثمان مظلوم شہید ہوئے اور جو کہ انکو شہید کیا وہ

ظالم جو کہ انکو ذلیل کیا وہ معذور ہی زہری سعید بن مسیب سے کہے کہ

شہادت خلیفہ کا کیا ہی بیان کرو سعید بن مسیب فرمائی کہ جب عثمانؓ
امر خلافت پر قایم ہوئے بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ناخوش ہوئے تھے اور مکروہ جانتے تھے کس واسطے کہ حضرت
عثمان اپنے قوم سے زیادہ محبت رکھتے اور ایام خلافتمین اپنے
کہ بارا سال کی تہی اکثر بنی امیہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحبت انکو نہین تہی والی ممالک کا کی تہی اور اُن سے ایسے افعال سرزد
ہوتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سبب سی کراہت
کرتے حضرت عثمان ایسے امور پر خلاف ملاحظہ کرانکی تائید کرتے اور
خدمت سی معزول نہین کرتے جب حضرت عثمان عبد اللہ ابی سرح اپنے
بنی عم کو والی مصر کا تقرر فرما امر واسطے تقوی اللہ کے فرمائی اور کسیکو
شریک کار اونکا نہین کی دو سال تک عبد اللہ والی مصر رہے اہل مصر عبد اللہ

کی شکایت خلیفہ کے حضور مین لائی اور داد و انصاف خلیفہ سے
چاہی اور آگے سے خلیفہ کیطرف سے عبداللہ بن مسعود و ابی ذر غفاری
و عمار بن یاسر و بنو زہیل و بنو زہرہ ناخوشی دلمین رکھتے جب اہل مصر خلیفہ
کے حضور مین شکایت عبداللہ بن ابی سرح کی لائی خلیفہ عنایت نامہ
نامی ابن ابی سرح کے متضمن تخویف و منع اذیت رسانی رعایا کی لکھکر
روانہ فرمائی جب عنایت نامہ عالی خلیفہ ثالث کا عامل مصر کو پہنچا
جس امور کو کہ خلیفہ منع فرمائی تہی انکار کر عامل رقیمہ کو مارا اور جو لوگ
شکایت خلیفہ کی حضور مین لائے تھے ایک شخص کو اُن مین سے قتل کر
اسواسطے اہل مصر سات سو نفر فریاد کنان مصر سی نکل داخل مسجد نبوی
کے ہوئے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت
اذیت رسانی و قتل عامل مذکور کی کی حضرت طلحہ حال عامل اور استغاثہ

اہل مصر کا خلیفہ کے خدمتمین عرض کر کے کلام شدید کی اور بی بی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بھی خلیفہ کو پیام فرمائی اہل اصحاب رسول اللہ تمہاری
خدمتمین حاضر ہو جور و جفا عامل مصر کا عرض کر در خواست عزل عامل کا
کی تم عزل نہین کئے اب وہ عامل تمہارا انمین سے ایک شخص کو قتل کیا
اب انصاف و داد دہی اُن داد خواہان کی کرو اور حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ خدمتمین خلیفہ کے تشریف لا کر فرمای کہ اہل مصر اولا فقط عزل
عبد اللہ ابن ابی سرح کی چاہتے تہی اب خون کا وہ لوگ دعوی کرتے
ہین اب آپ انکو موقوف حکومت سے کر انصاف انمین فرماوین اگر خون
انکے طرف ثابت ہو قصاص کر و خلیفہ فرمائی کہ کسی شخص کو تم تجویز کرو
کہ اسکو موقوف کر دوسریکو جا بجاے اسکے مقرر کرون اہل مصر محمد
بن ابی بکر کیطرف اشارہ کر عرض کی کہ محمد بن ابی بکر کو عامل مقرر فرمائیے

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محمد بن ابی بکر سے عہد لیکر عملداری مقرر
فرمائی محمد بن ابی بکر بعد سرفرازی کے ہمراہ کئے انصار مہاجرین کے
اہل مصر کو سات لیکر روانہ مصر کے ہوئے جب تین منزل مدینہ سے
پہنچے ایک غلام کو دیکھے نہایت پریشان و سراسیمہ شتر پر سوار ہے
گویا کسی کو تلاش کرتا ہی اہل قافلہ اس سے پوچھی کہ تو کون ہی اور
کہان جاتا ہی آیا تو کہین سے فرار کیا ہی وہ غلام جواب دیا کہ مین غلام خلیفہ کا
ہون خلیفہ مجکو عامل مصر کیطرف روانہ کی ہین اُس قافلہ مین سے کوئی کہا
کہ یہہ یعنے محمد بن ابی بکر عامل مصر کے ہین وہ غلام جواب دیا کہ مجکو انکے
طرف نہین بہیجے اور انکو خلیفہ کا حکم نہین کہونگا پہر وہ غلام راہ لیا محمد بن
ابی بکر چند شخصون کو بہیج اوسی گرفتار کی جب وہ غلام آیا محمد بن ابی بکر
اُس سے دریافت کی کہ تو کون ہی وہ غلام سراسیمہ کبہو کہتا کہ مین امیر المومنین کا

غلام اور یہ کہو کہتا کہ مین مروان کا غلام ہون ایک شخص کہ واقف تہا
بولا کہ یہ غلام امیر المومنین کا بہ تحقیق ہی محمد بن ابی بکر اس غلام سے پوچھے
کہ تجکو طرف کسکے بہیجے غلام بولا کہ عامل مصر کیطرف پہر کہی کہ کسواسطے
وہ غلام بولا رقعہ کے سات وہ بولے کہ رقعہ تیرے سات ہی بولا کہ
تیرے سات نہین ہی لوگ تلاش کی رقعہ نہین ملا مگر ایک ظرف
خشک تہا کہ وہ حرکت مین خلخل کرتا کہولنا اسکا چاہیے لیکن کہول
نہین سکا آخر اسکو چیرے ناگہان اسمین سے ایک رقعہ سر بمہر خلیفہ کے
نکلا نظر کی وہ رقعہ نام عبد اللہ بن ابی سرح کے تہا محمد بن ابی بکر تمام
اہل قافلہ و مہاجرین و انصار کو جمع کر رقعہ کہولے مضمون اسکا یہہ تہا
کہ جسوقت محمد بن ابی بکر اور فلان و فلان تمہارے پاس آوین حیلہ کر قتل
انکون کرو اور جو رقعہ انکے ہمراہ ہی باطل جانو جبتک کہ مین حکم نکرو

پنے حکومت پر بر حال و قایم رہو جو تمسے نزدیک میرے فریاد لاویگا اسکو
انشاء اللہ تعالی مین قید کرونگا وہ رقعہ کے معاینہ سے اہل قافلہ سراسیمہ
و حیران ہو طرف مدینہ منورہ کے باز گشت کئے اور محمد بن ابی بکر
صدیق حضار مجلس کے مہرون سے اس رقعہ کو بند کر حوالہ ایک شخص کو کی
جب وہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے حضرت علی و حضرت طلحہ و زبیر
و سعد اور جو لوگ ہمراہ محمد بن ابی بکر کے تھے اس رقعہ کو کھول کر
پڑھے اور قصہ غلام کا تمام ظاہر کی استماع اس حال کے تمام لوگ
متنگدل و ناخوش خلیفہ سی ہوئے اور ابو ذر غفاری اور عمار بن یاسر
اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کہ ملول سابق سے تھے زیادہ ملول
پذیر ہوئے ہر ایک غضب ناک ہو کر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے
اہل مصر خلیفہ کے برکت سرا کو حلقہ کی اور محمد بن ابی بکر قبیلہ بنی تمیم کے

سات خلیفہ پر یورش کی حضرت مرتضی شاہد ہے اس حال کے طلحہ و
زبیر و عمار کو اور کئے اصحاب بدر کو سات لیکر خدمت مین خلیفہ کے
ہمراہ شتر و غلام و رقعہ سکے رونق افزا ہو حقیقت حال دریافت کر
پوچھے کہ یہہ شتر اور غلام اور یہہ مکتوب بمہر آپکا ہی یا نہین خلیفہ
شتر او رغلام کو اقبال کر مکتوب سے انکار کر فرمائی کہ قسم خدا رب العزت کی
ہی کہ مجکو لکہنے سے اس مکتوب کے اور روانہ کرنیسے بہی مطلق اطلاع
نہین لیکن مہر میری صحیح ہی حضرت مرتضی فرمائی کہ کیسا ہوگا کہ شتر و
غلام تمہارے ہین رقعہ جو تمہارا نہین اسکو لیجاویگا پہر خلیفہ اور عدم
علم و ارسال مکتوب پر طرف حاکم مصر کے حلف فرمائی اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کو تصدیق کر تجسس کئے خط اس رقعہ کا مروان کا
معلوم ہوا پہر خلیفہ سے عرض کئے کہ مروان جو حضور مین حاضر ہی ہمکو تفویض کرو

خلیفہ مروان کو حوالہ نہین کی آخر اصحاب خشمناک بیت الخلافت
سے نکلے مروان کے شکایت کرتے ہوسے لیکن جانتے تھے کہ حضرت
عثمان حلف خلاف امر پر نہین کی اور لوگ سکھے کہ عثمان کو اس فساد سے
جب بری جانینگے ہم کہ مروان کو تفویض ہمکو کرین کہ ہم اس سے
دریافت کرین کہ بے سبب اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم قتل کا کرتا ہی اگر حضرت عثمان وہ رقعہ لکھے ہین ہم انکو معزول کرینگے
اور اگر مروان حضرت عثمان کے امر سے لکھا ہی ہم فکر کرینگے اور اُن
لوگون نے مکان کو خلیفہ کے حلقہ کی رہے خلیفہ بسبب خوف قتل کے
مروان کو باہر نہ نکالی لوگ کہ دار الخلافت کو حلقہ کی تھے پانی جانے
سے منع کی سوا سطی خلیفہ دولت سرا سے باہر زیب بخش ہو فرمائی کہ
تمہارے بین علے یا سعد ہین جواب ہوا کہ حاضر نہین ہن خلیفہ تامل کر ارشاد

فرمائی کہ کوئی ہی کہ علی کو خبر کر پانی مجکو پلاوے حضرت علی مرتضے
رضی اللہ عنہ کو جب خبر پہنچی تین مشک پانی کے خلیفہ کے خدمتمین روانہ
فرمایا پانی پہنچا نی ہین کئے غلام بنی ہاشم اور بنی امیہ اس جد وجہد مین
مجروح ہوے الغرض بہت وقت سے خلیفہ تک پانی پہنچا جب حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ اہل بلوا ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا رکتے ہین
فرمائے کہ ہم کچہ ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا نہین رکھتے بلکہ انسے مروان کو
کہ مفسد ہی طلب کرتے ہین پہر حضرت مرتضی جگر گوشون کو اپنے یعنے
حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما التحیۃ والسلام کو امر فرمائے
کہ تم شمشیر اپنی لیکر دروازہ بیت الخلافت پر جاکر حاضر رہکر نگاہبانی کرو
اور کسو کو خلیفہ کے نزدیک جانی مت دیو زبیر اور طلحہ وغیرہ اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے صاحبزادونکو ہمراہ صاحبزادون کے

معین و مقرر فرمائے محمد بن ابی بکر جب یہہ حال دیکھی او ر بلوائی لوگ
تیر اندازی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف دولت سرا کے آغاز کی
حتی کہ امام حسن و امام حسین و محمد بن طلحہ خون آلودہ ہوا اور ایک تیر مروان
کہ خلیفہ کے دولت سرا مین تھا لگا اور قمبر غلام حضرت مرتضی کو سر پر
زخم لگا بسبب زخمی ہونے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے محمد بن
ابی بکر خایف ہوے کہ بنو ہاشم مقابلہ کہین نا کرسے کہ اسوقت فتنہ زیادہ
ہوگا آخر دو شخصونکا ہات پکڑ کہے کہ بنو ہاشم مجروح ہونے سے
امام حسن و حسین کے مطلع ہونگے سب لوگ علحدہ و متفرق ہونگے
اور ہمارا مطلب حاصل نہین ہوگا اب چلو عثمان کو قتل کرین اور کسو کو معلوم
نہووے محمد بن ابی بکر اور وہ دو شخص بیت الخلافت مین ایک انصاری
کے مکان سی اترے کسو کو اس امر سے اطلاع نہین ہوئی کسوا سطے کہ

تمام لوگ سقف بیت پر تھے خلیفہ کے نزدیک سوا اہل خانہ کے
اوسوقت دوسرا کوئی نہین تھا محمد اپنے ہمراہیون سے کہے کہ یہاں سوا
عورت کے دوسرا نہین ہی تم یہان ہو مین جا کر انکو پکڑ لیتا ہون اسوقت
تم اگر قتل کرو پھر محمد بن ابی بکر خلیفہ کے نزدیک جا کر لحیہ مبارک کو پکڑ لئے
خلیفہ محمد سے فرمائی کہ واللہ اگر تمہارے باپ تمکو ایسے حالمین کہ
مجھسے کرتے ہو دیکھتے البتہ برا جانتے پھر دوہات محمد کے لرزنے لگے
اور لحیہ چھوڑ دی وہ دونو شخص اگر خلیفہ کو شہید کر اسی راہ سے
وہ تینون گریز کئے اہل خانہ خلیفہ کے اس حال کو نظر کر آواز کی مگر
کوی آواز انکا سنا نہین آخر بی بی صاحبہ سقف پر جا کر آواز کی
کہ خلیفہ شہید ہوے جب لوگ اُترے خلیفہ کو مذبوح دیکھے اور یہ
خبر حضرت مرتضیٰ اور سعد و زبیر و طلحہ وغیرہ اہل مدینہ کو معلوم ہوئی

سب جمع ہوکر خبر وحشت اثر سماعت کرتے ہی مسلوب العقل ہو
اور خلیفہ کو مذبوح دیکھی حضرت مرتضی وہان سے پلٹکر صاحبزادونکو
فرمائے کہ تم دروازہ پر کھڑے ہو خلیفہ کیسا شہید ہوا اور یک طمانچہ
حضرت حسن کو اور یک مار سینہ پر حسین کو مارا اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ
بن زبیر کو کلام سخت فرماکر اپنے مکان کو چلے آئے لوگ بہی حضرت
مرتضی کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ ہمکو خلیفہ ضرور ہی آپ دست
مبارک دراز کرو حضرت مرتضی فرمائے کہ یہہ تمہارے اختیار مین
نہین ہی اہل بدر جس سے راضی ہووین وہ خلیفہ ہوگا جمیع اہل بدر
حاضر ہوکر حضرت مرتضی کے خدمت مین عرض کی کہ آپ اس امر کے
مستحق ہین پہر سب بیعت حضرت مرتضی کے ہات پر کی اور مروان
وہان سے فرار کیا حضرت مرتضی اور حضار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بی بی کے خدمتمین آکر کیفیت شہادت خلیفہ کی دریافت کی بی بی صاحبہ
فرمائے کہ کون شخص شہید کیا مجکو معلوم نہین لیکن محمد بن ابی بکر
دو آدمی نامعلوم کے سات آئے تھے اور تمام کیفیت مذکور ظاہر فرمائے
حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ محمد کو طلب کر دریافت حال اور ارشاد
بی بی کا بیان فرمائے محمد عرض کئے کہ واللہ مین کذب نہ کہونگا مین
بارادہ قتل آکر خلیفہ کو پکڑا اب خلیفہ میرے باپ کا
نام لی مین انکو چھوڑ دیا واللہ کہ نہ مین مارا اور نہ انکو پکڑا ہون اور خدائے
غفور رحیم سے مین توبہ کرتا ہون ابن عساکر کنانہ مولی صفیہ وغیرہ سے
روایت کی ہین کہ حضرت عثمان کو ایک مرد اہل مصر سے زرد رنگ کہ نام اسکا
حمار تہا شہید کیا اور شہادت خلیفہ ثالث کی وسط ایام تشریق
سن پینتیس مین ہوئی اور دوسری روایت مین اٹہاروین تاریخ

شہر ذیحجہ جمعہ کے روز سن مذکور مین اور دفن مبارک بعد نماز مغرب کے

بقیع مین موافق بعض روایت منگل کے روز ہوا کر کے مذکور ہی بعض

چہار شنبہ کے روز چوبیسوین تاریخ کہتے ہین اور خلیفہ کی عمر شریف

نزدیک بعضون کے بیاسی سال اور نزدیک بعضون کے اکیاسی سال

بعضی چوراسی بعضی چہیاسی سال کہتے ہین اور نماز جنازہ حضرت زبیرؓ

پڑہی راوی کہتے ہین کہ ابتدا فتنہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اور آخر فتنہ خروج دجال ہی ترمذی مناقب مین عبد اللہ ابن سلام

رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ عبد اللہ بن سلام زمانہ بلوائین

حضور مین خلیفہ ثالث کے حاضر ہوے خلیفہ فرمائے کہ تم کس واسطے

آئے ہو عبد اللہ بن سلام عرض کی کہ واسطے نصرت آپکے حاضر ہوا

ہون خلیفہ فرمائی کہ باہر جاؤ بلوائیون کو میرے سے دور کرو عبد اللہ

باہر جا کر بلوائیون کو کہے کہ ای ناس جاہلیت مین نام میرا فلان
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام میرا عبداللہ رکہی اور شان مین میرے
قرآن شریف حقتعالی نازل کیا قولہ تعالی وَشَہِدَ شَاہِدٌ
مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ و قولہ تعالی قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ
وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ الخ اور حقتعالی فرشتون کو اس شہر مین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوے مقرر فرمایا آگاہ رہو کہ
کہ اگر تم خلیفہ کو شہید کروگے حقتعالی فرشتون سے سیف کو تمہاری
اور تمہاریکو قیامت تک ذلیل و خوار کریگا اہل بلوا اس قول کو سماعت
کر باہم کہے کہ اس یہودی اور عثمان کو قتل کرو اور سیرت محمدی مین
آخر مین اس قصہ کے لکہے ہین کہ اہل بلوا ایک روایت مین انجالیس روز
دوسری روایت مین دو شہر بست یوم محاصرہ کی اور وہان بن حان

اور یک آدمی قبیلہ مراد سے زرد رنگ پست قامت در اختلاف مین داخل ہو خلیفہ کو بولے

کہ لوگون سے وین سے ہی ابی نعثل خلیفہ جواب فرمائے کہ مین نعثل نہین ہون بلکہ عثمان ابن عفان ہون

اور ملت ابراہیم پر مسلم ہون مشرکین سے نہین ہون نعثل ایک یہودی

دراز ریش تہا وہ اشقیا اس قول کو تکذیب کر خنجر سے مار فرار ہوے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ایک روایت مین ہی کہ جب مصری

کے واسطے قطع انف مبارک حضرت عثمان کے آیا انگشتان بی بی

زخمی ہوے مگر وہ قادر نہوا اور قاتل مین حضرت کے اختلاف ہی بعض محمد بن ابی بکر بعض

رومان بن سرحان بعض حمار رکھتے ہین مگر رومان اصح و مشہور تر ہی

اور واقدی کہتے ہین کہ مدت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بارا روز کم بارا سال ہی اور خلاف اسمین نہین کہ عمر شریف ہشتاد و دو سال

کی تہی شمایل مبارک مین کئے روایت مذکور ہین حدیث ابن عساکر موسی

بن طلحہ سے روایت کئے ہین کہ حضرت عثمان بہت خوبصورت آدمیون
مین تھے **حدیث** ابن عدی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے
ہین کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام کلثوم کو حضرت عثمان کے
نکاح مین دی ام کلثوم سے فرمائی کہ شوہر تمہارے مشابہت رکھتے ہین
ابراہیم خلیل اللہ اور باپ سے تمہارے **شمایل مبارک** ابن عساکر کے
طرق سے روایت کی ہین کہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متوسط قامت
نہ دراز و نہ خورد صورت سفید رنگ زردی قدرمایل داغ چیچک چہرہ
مبارک پر دراز و گہن دارلحیہ قوی استخوان چوڑی پشت وسعت دار
دراز بازو بال دار کہ بازو کو پوشیدہ کئے تھے سر کے بال خمدار کہ چین
مبارک او پر نہین تہی خوب صورت آدمیونکی از روے دندان کہ نہایت
چمکدار اور صاف تھے گیسو مبارک کانون سے نیچے زردی سے خضاب

کرتے اور دندان مبارک کو طلا کے تار سے بندوائے اور نقش خاتم حضرت
عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی
تہا روایت ابن عساکر روایت کئے ہیں کہ بعد شہادت خلیفہ
ثالث کے خزانہ کو کہول دیکھے کہ ایک صندوق مقفل ہی جب اسکو
کہولے اسمین ایک حقہ اور اسمین ایک ورق لکہا ہوا ہی عبارت اسکی یہ ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم عثمان ابن عفان اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وان الجنتہ حق والنار حق وان
اللہ یبعث من فی القبور لیوم لا ریب فیہ وان اللہ لا یخلف المیعاد
جمیعا علیہا یحی وعلیہا یمیت وعلیہا یبعث انشاء اللہ تعالے
چمن چوتہا کرامات مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
کرامت تاریخ خلفا مین ابو نعیم آوردہ ابن عمر سے روایت

گئے ہین کہ روز جمعہ کے خلیفہ ممبر پر خطبہ فرما رہے تہے جہجاہ غفاری
نامی ایک شخص آکر دست مبارک سے عصا لیکر اپنے پاون مین
رکہہ توڑا ایکسال نہین گذرا کہ حقتعالی اکلہ کی بیماری پاون مین اسکے
پیدا کیا اور وہ شخص اُسیسے مرگیا کرامت ایکروز کوی صحابے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اپنے مکان سے سفر آ خلیفہ مین گذرے
اثنائی راہ مین کسی ایک نامحرم پر نگاہ کئے اور خلیفہ کے حضور مین حاضر
ہوے خلیفہ بمجرد ملاحظہ کے فرمائی کہ کیا حال ہی لوگونکا کہ میرے مکان مین
آتے ہین نگاہ سے انکے اثر زنا کا ظاہر ہی وہ صحابی عرض کی یا خلیفہ بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی وحی نازل ہوتی ہی خلیفہ ارشاد فرماے
کہ یہہ وحی نہین ہی بلکہ نور فراست ہی کرامت حضرت عثمان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب شہادت مین خواب مین دیکہے

کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے عثمان ہمارے نزدیک افطار کر
دوسرے روز خلیفہ کسو کو روا نکی مخالفون سے مقابلہ کرنے حتی کہ واصل
حضور محمدی ہوے کرامت ایک ثقات سے منقول ہی کہ ایک نابینا
کو دیکہا مین کہ طواف خانہ کعبہ کرتا ہوا کہتا تہا کہ اے خدا مجکو بخش گمان
نہین رکہتا ہون کہ مجکو بخشیگا تو اسکو کہا مین کہ سبحان اللہ ایسی جائی
بزرگ و مقبول مین خدا کریم لم یزل ستار و رحیم کے پاس ایسا کہتا ہی
وہ شخص جواب دیا کہ مجسے ایسا ہی قصور سرزد ہوا ہی پوچہا مین کہ وہ قصور
کیا ہی جواب دیا کہ جس روز حضرت عثمان کو لوگ محاصرہ کی تہی مین
ایک آشنا کے سات عہد و قسم کیا یا کہ بعد قتل عثمان کے انکے چہرپر ایک
طبانچہ مارونگا جب وہ شہید ہوے اون کے گہر مین دوست کے سات آیا مین
سر مبارک انکا بی بی کے آغوش مین پوشیدہ تہا لکہے ہم کہ چہرہ سے

عاب دور کرد بی کہے کہ ارادہ کیا ہی صاحب میرے کہا کہ ہم واسطے

طبانچہ مارنے چہرہ پر عثمان کے بعد قتل کے قسم و عہد کئے ہین بی بی

فرمائے کہ تمکو لحاظ کچہہ صحبت و دامادی رسول اللہ کا اور دوسرے

فضایل اونکا خیال نہین وہ آشنا شرمندہ ہو چلے گیا اور مین لحاظ بی بی

کے کہنے کا نا کر طبانچہ انکے چہرہ پر مارا بی بی بد دعا کی کہ خدائتعالیٰ

گناہون کو معاف نکرے ہات تیرا خشک ہوجاوے اور انکہین تیری

کور ہوجاوین قسم ہی خدائتعالیٰ کی کہ ہنوز مین گہر کے باہر نگیا تہا کہ

ہات میرا خشک ہوا اور انکہین میری کور ہو گئے مجکو گمان نہین کہ خدا میرے

گناہ کو بخشیگا کرامت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید

ہوئے رونگ جنیان بام مسجد نبوی پر نوحہ و مرثیہ ماتم مین انکے بڑی کرتیں تمام

لوگ حاضرین کو معلوم ہوتا کرامت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ شہادت کے روز حضرت عثمان کے ایک آواز معلوم ہوئی کہ

ابشر ابن عفان بروح و ریحان و برب غیر غضبان

ابشر ابن عفان بغفران و رضوان یعنی بشارت دیو ابن عفان کو

روح اور ریحان سے اور پروردگار مہربان سے بشارت دیو ابن عفان کو

مغفرت اور رضا مندی سے خدا کے جب قائل کو تا لاش کئے کوئی نہیں

تھا کرامت راوی سے مذکور ہی کہ بعد شہادت حضرت عثمان ابن عفان

رضی اللہ عنہ کے تین روز تک لاش مبارک کو رکھے آخر آواز آئی کہ عثمان کو

دفن کرو اور نماز جنازہ مت پڑھو کہ اللہ تعالی نماز پڑھی یعنے اپنے

فضل سے نزول رحمت کیا ہی اوپر کرامت راوی حکایت کئے ہین

کہ ابوذر کے روبرو حضرت عثمان کا ذکر کئے ابوذر غفاری رضی اللہ

عنہما فرمائے کہ مین عثمان کے حق مین سوائے ذکر خیر کے امر دیگر نہ کہونگا

کسو اسطیکہ یکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ سے برامد ہوکر
تشریف فرما ہوے مین بہی عقب مین چلے گیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک مقام پر رونق بخش ہوی مین بہی جاکر سلام کر وہان بیٹھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی کہ ای ابوذر تو کسواسطے آیا
عرض کیا مین کہ خدا اور رسول اسکے دانا تر ہین ناگہان امیر المومنین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوکر جانب راست بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ تمکو کون سی چیز یہان لائی وہ عرض کئے کہ اللہ
و رسول دانا تر ہین بعد اسکے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوکر بازوے
ابوبکر صدیق کے بیٹھے حضرت رسالت مآب سے سوال و جواب بدستور
اول ہوا بعدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوکر جانب راست پر
عمر بن خطاب کے بیٹھے حضرت رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیمات سنگریزہ

دست مبارک مین اٹہائے وہ تسبیح کہنا شروع کئے کہ آواز انکی مکھو
مانند آواز مگس عسل کے معلوم ہوتی بعدہ حضرت دست مبارک سے
رکہدی وہ خاموش ہو گئے بعد اسکے پہر حضرت اُن سنگریزونکو
اٹہاکر ابوبکر صدیق کو دی وہ سنگریزے آغاز تسبیح کئے جب ابوبکر
زمین پر رکہی خاموش ہوئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سنگریزونکو
اٹہاکر عمر بن خطاب کے ہات مین دئے وہ بدستور تسبیح کہنا شروع کئے
جب عمر بن خطاب زمین پر رکھے وہ خاموش ہوئے من بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ سنگریزونکو اٹہاکر دست مین عثمان کے رکہی وہ
تسبیح کہنا شروع کئے جب عثمان زمین پر رکہی وہ خاموش ہو گئے
گلزار چوتہا ذکر مین اسد اللہ الغالب ابن عم رسول اللہ امیر المومنین
سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چمن پہیلا

کیفیت اسلام مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علی ابن ابی طالب
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف اور نام عبد مناف کا
مغیرہ بن قصے نام قصی کا زید بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی
بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ اور کنیت خلیفہ رابع کی
ابو الحسن ابو تراب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
بخاری کتاب الادب مین سہل بن سعد سے روایت کئے ہین کہ
بہتر دوست تر نام و نکا نزدیک علی کے ابو تراب تہا کہ پکارنے
سے اسکے بہت خوش ہوتے تھے وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ ایکروز بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناخوش ہوکر مسجد شریف مین اگر زمین پر
آرام کی خاک بیکو شریف پر لگنے لگی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف فرما ہوکر خاک کو انکے بدن سے دور کر فرمائی کہ قم یا ابا تراب

اور اسم مبارک حضرت کے والدہ کا فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تہا اور وے
ابن عم رسول اللہ اور داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور بعد
خدیجۃ الکبریٰ کے اسلام ہفت سالگی مین لائے اور ابو طالب کے
اصغر اولاد تہے طالب و عقیل و جعفر و علی ابن عباس سے مروی ہی
کہ چہار خصال علی مین ہین کہ کسی مین نہین اول یہہ کہ آپ اہل عرب و
عجم سے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل و کفن و دفن دی سلمان
فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیئے ہین کہ اسلام
علی کا بسبب ابو طالب کے پوشیدہ تہا اور اسلام ابو بکر کا بعد اسلام
علی کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما عمر ہشت سالگی مین اسلام سے مشرف ہوا ابن عباس او زید بن ارقم

اور سلمان فارسی سے اور یک جماعت صحابہ کرام سے مروی ہی کہ خلیفہ رابع
اول اسلام لائے روایت ابو یعلی حضرت مرتضی سے روایت کیئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز خدا تعالی کیطرف سے
مبعوث ہوئے اور مین سہ شنبہ کے روز اسلام لایا وقت اسلام کے
عمر شریف حضرت علی کی دہ سالہ و نہ سالہ و ہشت سالہ با ختلاف
الروایت ہی حضرت علی سے استیعاب مین مروی ہی کہ اللہ جلشانہ کی عبادت
کیا مین قبل عبادت کرنے جمیع اس امت کے اور باقی کیفیت ذکر اسلام مین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی چمن دوسرا
فضائل مین سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے فضیلت
روایت ہی کہ علی مرتضی کا تولد خانہ کعبہ مین ہوا اور چشم مبارک بند تھے
اگر کوئی ارادہ مشاہدہ کا کر آغوش مین لیتا حضرت مرتضی ہم ہم کو اسکو

لوح لیتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغوش مبارک مین لئے اسی وقت
چشم مبارک کھول چہرہ مبارک خاتم الرسل رحمت للعالمین کو ملاحظہ
کی گویا انتظار تہا کہ اوّل چہرہ مبارک رسول مقبول کا دیکھا یہی دیکھین
فضیلت روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ وقت تہیہ ہجرت کے
فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حقتعالی مجکو اجازت ہجرت کی
دیا ہی اور تمام امانات لوگونکی تفویض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
فرماکر ارشاد کی کہ آج شبکو میرے بستر پر چادر خضری خاصہ اوڑکر راحت
کرو کہ کفار قصد قتل تیرا رکہتے ہین حضرت علی حسب الامر بستر مبارک پر
چادر اوڑ آرام کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول آیت یسین شریف
کی پڑہ سر پر اُن کفارون کے ڈال غار کے طرف توجہ فرمائے کفار شبکو
حضرت علی کو عین وقت عزم مین بستر مبارک پر دیکہکر بیت تحیر میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کو نکلے یہہ قصہ بہت درازہی اور
مولف کو مطلب اوس سے پیش ہی جب یہہ جان نثاری علی مرتضی کے
بارگاہ احدیت مین نہایت مقبول و پسند ہوئی حقتعالی حضرت جبرئیل
و میکائیل علیہما السلام کو وحی فرمایا کہ مین تم دونون مین رشتہ برادری کا
مقرر کیا پھر کون سا ایک تم مین سے اپنے حیات کو دوسرے پر سے نثار
کرتا ہی وہ دونون ملایک مقربین عرض کرے کہ ای رب العزت ہم اپنے
اپنے حیات کو دوست و عزیز رکہتے ہین دوسریکے واسطے کیونکر
نثار کرین ہم حقتعالی کمال رحمت و عنایت سے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب
کیسا اپنی جان عزیز کو محمد پر نثار کرتا ہی زمین پر جاؤ اور علی کو کفار سے
نگاہبانی کرو جبرئیل و میکائیل حسب الامر جلیل القدر نزدیک بستر حضرت
مرتضی کے آکر جبرئیل بالین پر اور میکائیل پائین پہ بیٹھے جبرئیل فرماتی

کہ بخ بخ کوئی مانند تمہارے اے علی نہیں کہ حقتعالی جل وجلالہ مباہات
تمہاری ملایک پر کیا ہے اور اسیہی قصہ میں حقتعالی آیہ شریف ومن الناس
مَن یَشتَرِی نَفسَہُ ابتِغَاءَ مَرضَاتِ اللہِ وَاللہُ رَؤُف
بِالعِبَادِ نازل کیا ہے **فضیلت** حضرت علی سے مروی ہے
کہ فرمائی حضرت علی کہ آیتہ وَمِنهُم مَن قَضَا نَحبَتَا وَمِنهُم
مَن یَنتَظِر ہمارے حقمین نازل ہے ومنہم من قضا نحبتا سے
مراد جعفر ومنہم من ینتظر سے مین ہون **فضیلت** حضرت
مرتضی علماء ربانین و مبشر بالجنتہ وبہادران مشہورین اور خطبائے
معروفین اور اول خلیفہ بنو ہاشم کے ہین **فضیلت** حسن بن زید
بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کبھی بت پرستی
نہین کی **فضیلت** حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ تمام غزوات مین

ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مگر غزوہ تبوک مین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو خلیفہ مدینہ مین مقرر کر آپ جہاد کو روانہ ہوئی تہی تخلف
ہوی تہی **فضیلت** بخاری اور مسلم روایت کئے ہین کہ جنگ خیبر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علَم حضرت مرتضی کو عنایت فرماکر کہی
کہ فتح علی کی ہات پر ہوگی سعید بن مسیب فرمای کہ خیبر مین سولہ ضرب
حضرت مرتضی کو پہنچے اور کیفیت شجاعت و دلاوری آپکی شہرہ آفاق ہی
فضیلت ابن اسحاق اور ابن عساکر ابی رافع سے نقل کرتی مین
کہ فرمائی انہونی کہ علی مرتضی دروازہ خیبر کا اوکھاڑ کرتا فتح دست مبارک
مین رکہی جب بعد فتح کی زمین پر ڈالدے پہر سب مل لوگ آٹہ شخص اسکو پلٹا
نہین سکے جابر بن عبداللہ فرمای کہ علی جنگ خیبر مین پشت دروازیکا
اوکہاڑا اسپر سے اندر چلی گئی بعد فتح کی اُس دروازیکو چالیس مرد اٹہا نہین سکے

فضیلت احمد اور بزار نے سہیل بن سعد سے روایت کی ہی کہ وقت تیاری لشکر احد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمای کل کی روز مین علم اس شخص کو دونگا کہ وہ اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہی اور اللہ و رسول اسکو دوست رکہتی ہین اس ارشاد نبوی کو سب اصحاب سماعت کر تمام شب خیالاتین گذار ہی کہ وہ کون ہوگا جب صبح ہوئی تمام اصحاب درِ دولت سرائی نبوی پر حاضر و متوقع رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ علی بن ابی طالب کہان ہی اصحاب عرض کئے کہ یا رسول اللہ علی کو درد چشم ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو طلب فرما لب مبارک چشمان نرگسین مین حضرت مرتضی کے لگای اور علم محمدی عنایت فرمای راوی کہتی ہین کہ حضرت علی کو تا مرگ درد چشم نہوا **فضیلت** مسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب آیۂ مباہلہ ندع ابنائنا

وابنائکم اہ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی فاطمہ اور حضرت علی

اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو طلب فرما کر خدای تعالی کے نزدیک

دعا کی کہ یا اللہ یہہ چہار میرا اہل ہے ہین **فضیلت** ترمذی زید بن ارقم رضی اللہ

عنہ سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت

مولاہ فعلی مولاہ جس شخص کا کہ مین مولا ہون پس علے مولا اسکا ہی

سوای زید کے تیس اصحاب اس حدیث کو روایت کئے ہین **فضیلت**

بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم غزوہ تبوک مین علے مرتضی کو مدینہ مین خلیفہ کر آپ جہاد کو چلے گئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ عورتون لڑکون

مین چھوڑتے ہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ای علی تم راضی

نہین ہوتے ہو کہ تم نزدیک میرے مانند ہارون کے ہو نزدیک موسے کے لیکن بعد میرے

کوئی نبی نہین ہے **فضیلت** ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ جناب سے

روایت کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی مجھسے ہی

اور مین علی سے ہون **فضیلت** ترمذی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کو

دوسرے صحابی سے رشتہ برادری مقرر فرمائی اور حضرت علی کو کسی سے

نسبت برادری کے مقرر نہین فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ آب دیدہ

حاضر خدمت حضرت کے ہو عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ جمیع اصحاب مین

نسبت برادریکی ایک کو دوسرے سے مقرر فرمائی اور مجکو کسی سے برادری

مقرر نہین کی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میرے برادر ہو دین اور

دنیا مین ہو **فضیلت** ترمذی اور حاکم حضرت مرتضی سے روایت کئے

ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین علم کا شہر ہون علی دروازہ

شہر کا ہی **فضیلت** ابو سعید ترمذی نقل کئے ہین کہ فرمائی منافقین کو
بسبب بغض علے مرتضی کے پہچانتے ہین ہم ۱۲ **فضیلت** حاکم حضرت علے
سے نقل کئے ہین کہ فرمائی حضرت مرتضی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مجکو یمن کیطرف جانیکا امر فرمائی عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ آپ
مجکو امر فرمائی اور مین نو جوان ہون قضا یا نہین جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و سلم دست مبارک اپنا سینہ پر میرے مارکر فرمائی کہ ای پروردگار
دلمین اسکے ہدایت عنایت کر اور زبان کو اسکے ثابت رکہہ اللہ جل شانہ کی
قسم ہی کہ بی شبہ و بی خوف و تشخصو نین حکم مین کرتا تہا **فضیلت**
استیعاب مین مرقوم ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم حضرت علی کو ای علے
مین تمکو تعلیم کرون وہ دعا کہ اگر تم اسکو پڑہین اللہ تعالی تمکو مغفرت کرے
اور تم مغفرت کئے گئے ہو حضرت علی عرض کئے کہ یا رسول اللہ وہ دعا کیا ہی

تعلیم فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ لا الہ الا اللہ الحلیم العلیم لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب العرش الکریم پھر حضرت رسالت مآب فرمائی کہ تمہارے واسطے دو قوم ہلاک ہونگے ایک جو شخص کہ زیادتی کرتا ہی دوستی میں تمہارے دوسرا جھوٹ کہتا ہی جیسا کہ بنی اسرائیل حق میں عیسی علیہ السلام کے **فضیلت** شعبی سے مروی ہی کہ مغیرہ قسم یاد کر کہی کہ علی بن ابی طالب کبہی خطا قضا یا میں نہین کی **فضیلت** بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کو رہی کہ فرمایا کہ علی علم سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے **فضیلت** ابن عباس سے مذکور ہی کہ حقتعالے چند جا اصحاب پر عتاب کیا مگر علی کو کہین عتاب نہین کیا **فضیلت** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ ثنا نمین علی مرتضی کے سو آیتہ

نازل ہوے **فضیلت** ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وقت غضب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوای علی کے کسو کی طاقت نتہی کہ جرأت کرے
کلام کرین **فضیلت** ابو یعلی اور بزار بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو علی کو ایذا دیا
گویا مجکو اذیت دیا **فضیلت** ابو یعلی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ فرمای عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تین خصلتان
علی کو حقتعالی دیا ہی کہ اگر مجکو اسمین سے ایک وہ شی جاتی ہر ائینہ بہتر ہوتا مالک ہونے
سے سرخ شترونکے حاضرین عرض کئے کہ وہ تین خصال کونسے ہین حضرت عمر فرمائے
کہ تزوج فاطمہ بنت رسول اللہ اور مسجد مین رہنا حالت غیر طاہر مین اور علم
دینا رسول اللہ کا یوم خیبر مین علی کو **فضیلت** طبرانی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ

علی کو دوست رکہا گویا مجکو دوست رکہا جو مجکو دوست رکہا گویا
دوست رکہا اور جو شخص کہ علی سے عداوت وبغض رکہا گویا مجسے
بغض رکہا جو مجسے بغض رکہا گویا خدا سے بغض رکہا **فضیلت** ...
اور یعلی اور حاکم حضرت علی سے روایت کئے ہین کہ فرمائی حضرت علی
مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کر فرمائی کہ قصہ تمہارا مانند عیسی
کے ہی کہ یہودی بسبب بغض کے خراب اور نصارا بسبب فرط محبت
کے یہان تک کہے ثنا نہین انکے کہ شایان نہین تہا یعنے ابن خدا بول
ہوئے بعدہ فرمائی کہ آگاہ رہو کہ دو گروہ خراب ہونگے جو کہ محبت زیادہ
کریگا اور زیادہ حد سے مجکو بڑا دیگا اور خراب ہوگا جو کہ مجسے بغض رکہیگا
کسر شان میری کریگا **فضیلت** احمد اور حاکم عمار بن یاسر سے روایت
کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو کہ اشقی

نا س کے دو ہین ایک انکا قوم ثمود مین سے عاقر ناقہ کہ احمر تہا دوسرا جو

تمکو شہید کریگا خون سے اس حلق کے اس لحیہ کو تر کریگا اور سکے طرق

یہہ حدیث مذکور ہی **فضیلت** عبد الرحمان اپنے باپ سے روایت کئے

ہین کہ کہی انہونے کہ عمر بن خطاب سے ایک مسئلہ استفسار کیا حضرت عمر

حضرت علی کو طلب کر جواب اسکا حاصل کر ارشاد فرمائی کہ یہہ جواب

ہی **فضیلت** شریح بن ہانی سے مروی ہی کہ بی بی عایشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے مسح خفین سے سوال کئے بی بی صاحب فرمائی کہ علی سے

سوال کرو جسمین تیسرا کیفیت شہادت مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

طلسم کشایان گنج اسرار ولایت سے ایسا نقل کرتے ہین کہ بعد وفات

حضرت عثمان ذو النورین کے اہل مدینہ دست مبارک پر حضرت علی رضی

اللہ عنہ بیعت کی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا بیعت کرے

اسیواسطے حضرت مرتضی وقت بیعت کی فرمائی کہ یدرکھ ستلاوکم سیعنت
لم تمتم بعد چند روز کے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ اور
بصرہ کے طرف جاکر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کیئے
اور فیمابین مقابلہ رہا حتی کہ زبیر اور طلحہ تیرا ہزار مردم قتل ہو طلحہ کے
قاتل کو حضرت مرتضی فرمائے کہ بشروہ بالنار یعنے بشارت دیو
اسکو نار جہنم سے اور ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص اپنے کو ہلاک کر واصل
جہنم ہوا حضرت مرتضی بعد استماع اس حادثہ کے فرمائی کہ صدق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس جنگ کے فیمابین حضرت مرتضی
وحضرت معویہ کے مقابلہ ومقاتلہ رہا کہ قصہ اسکا اگر لکھا جاوے
ایک دفتر علحدہ ہوتا ہی یہہ مختصر گنجایش اسکے نہین رکھتی ہی اور یہ ضمن
مین شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مختصراً کیفیت بیعت

حضرت علی کی مذکور ہو چکی اعادہ کرنا اسکا حاجت نہیں اور سبب
شہادت حضرت علی کا یہہ ہوا کہ جب فیمابین حضرت مرتضی اور حضرت
معویہ کے مقاتلہ شدید ہوا کہ تمام لوگ اس حادثہ سے تنگ ہوئے
تمہ تین نفین عبد الرحمان ابن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور عمر
بن بکر تمیمی جمع ہو کر مشورت کی کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ
بن ابی سفیان اور عمر بن العاص کو ایکشب مین قتل کر تمام خلایق کو
راحت دیوین ہم عبد الرحمان بولا کہ مین علی کو اور برک بولا کہ
مین معاویہ کو اور عمر بن بکر بولا کہ مین عمر بن العاص کو قتل کرتا ہون باہم
مشورت کئے کہ گیارہوین تاریخ یا ستروین تاریخ شہر رمضان مین
یہہ واقعہ ظہور ہووے پھر ہر ایک اپنی راہ لی عبد الرحمان کوفی مین آکر
خوارج سے ملکر سب حال اور ارادہ اپنا ظاہر کیا اور حضرت علی جمعہ کے

شب کو سترھوین شہر رمضان سن چالیس مین ہجرت سے خواب راحت سے
بیدار ہوکر حضرت حسنؑ کو فرمائے کہ مین ابھی وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ امت سے
آپکی مجکو اذیت اور تکلیف بہت پہنچی حضرت در جواب ارشاد
فرمائے کہ انکے واسطے خدا کے پاس بد دعا کرو مین خدا سے دعا کیا
کہ ای اللہ تعالی انکو مجھسے بدل کر کہ انسے مجکو بہتر دے اور مجکو انسے
بدل کر کہ مجھسے اشرار ان پر مقرر فرما جب ابن تباح موذن آواز دے
کہ الصلوۃ الصلوۃ عبد الرحمان حایل ہوکر ایک
شمشیر سر شریف پر مارا کہ زخم اسکا کان تک اترا
اور اس ملعون کو حاضرین نے پکڑلی جمعہ اور ہفتہ کے روز اسکو رکہی حضرت
مرتضی شب یکشنبہ مین وفات فرمائی حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر

غسل دی اور امام حسن رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑہی اور بیت الامارت
کوفہ مین دفن کر عبدالرحمان بن ملجم کے ہات پاون کاٹ کر آگ مین
جلادی اور مستدرک مین سدی سے منقول ہی کہ ابن ملجم قطام جو خارجیہ تہی
عاشق ہو کر نکاح کیا اور مہر اسکا تین ہزار درہم اور قتل حضرت مرتضی کا
مقرر کیا اور کوفہ مین آکر شمشیر کو ہزار درہم دیکر خریدکر زہر پلایا ابو بکر
بن عیاش سے مذکور ہی کہ بسبب خوف خوارج کے روضۂ مبارک
بی نشان کی اور شریک کہے جنازۂ مبارک کو حضرت حسن مدینہ کیطرف
لیگئے ابن عساکر سعید بن عبدالعزیز سے نقل کئے ہین کہ بعد وفات کے
جنازہ مبارک کو خلیفہ رابع کے واسطے دفن کرنے ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شتر پر لیکر چلے شتر راہ مین شرارت کر فرار ہو
کہان گیا معلوم نہین بعضے کہے ہین کہ وہ شتر بلاد طی کو گیا وہان کے

لوگ نعش مبارک کو اُتار کر دفن کی استعاب میں مرقوم ہی کہ قطام کو وقت نکاح کے
ابن ملجم بولا کہ اگر مجکو بدلے میں علے کے نہیں مار ینگی تجکو شادی کرونگا
اور اگر قتل کرینگی جنت ہی اور ایک روایت میں ہی کہ ہمراہ ابن ملجم
کے شبیب بن بجرہ بہی تہا اول شبیب مارا تہا مات اسکا خالی گیا
پہر ابن ملجم مارا اور شبیب فرار ہوا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ
عنہ قطام کے باپ کو قتل فرمائی تہی اسطواسطے وہ خصومت خلیفہ
سے رکہتی تہی اور مدت خلافت چار سال چار مہینے اور دوسری
روایت میں چار سال پانچ مہینے تھے اور عمر شریف باستہ سال کی
وقت وفات کے تہی اور نقش خاتم حضرت علی کا نعم القادر اللہ
تہا شمائل مبارک شمائل مبارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
استیعاب میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تھے حضرت مرتضی

متوسط قامت مایل بکوتاہی سیاہ چشم نہایت پاکیزہ چہرہ حسن دار
گویا کہ چودھویں رات کا چاند کلان شکم چوڑی پشت قوی و سخت نہایت
باریک اور نازک گردن گویا صراحی چاندی خالص کے تابان ہی صاف
جبین اور صاف سر مبارک جانب مقدم سے بے موگھنداراور بڑی
ڈاڑھی بلند و سخت بازو سر انگشت مانند شیر کے اور بازو بسبب کوتاہی
دست سے کے جدا معلوم نہیں ہوتے اور وقت چلنے کے نہایت
جلدی و قوت سے چلتے حضرت مرتضی اگر کسو کا ہاتھ پکڑ لیتے اسکو چھوڑانیکی
قدرت نہوتی گویا جان اسکی پکڑلی فربہ اور بہاری جسم مضبوط اور قوی ساعد دست اور
وقت چلنے کے جنگ مین سرعت اور قوت سے جاتے جمیع جو تہے کرامات مین حضرت مولے
مشکل کشا حضرت علی حیدر رضی اللہ عنہ کے کرامات مین حیدر کرار سے
روایات بیشمار و حکایات عجیبہ وارد ہین کرامت روایت صحیح

ثابت ہوا کہ حضرت مرتضی جب اسپ پر ارادہ سواریکا کر رکاب اول
مین قرآن شریف شروع کر دوسرے رکاب مین قدم رکہہ راست بیٹہتے
اتمام قران مجید کا کرتے کرامت اسما بنت عمیس رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائی کہ جس شب کو
حضرت علی مرتضی میرے ہمبستر ہوے نہایت خایف ہوئی مین کسواسطے
کہ زمین علی مرتضی سے کلام کرتی اور اخبارات ظاہر کرتی تہی صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین جا کر عرض کری مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ شکر کے فرمائے کہ ای فاطمہ مبارکباد
تمکو ہووے کہ خدائتعالی تمہارے شوہر کو سارے خلایق پر فضیلت اور بزرگی
عنایت کیا اور زمین کو حکم کیا کہ اسے اخبارات جو کچہ کہ روی
زمین مین مشرق سے مغرب تک ہووے ظاہر کرے کرامت

جب امیر المومنین علی حیدر کرم اللہ وجہہ کوفہ مین رونق افروز ہوئے
حضرت کے ہمراہیون مین ایک جوان تہا کہ ہموارہ خلیفہ کے مخالفون
محاربہ و جنگ کرتا وہ جوان ایک عورت سے کوفہ مین نکاح کیا ایک روز
حضرت امیر المومنین بعد نماز صبح کے کسی شخص حاضر کو فرمائی کہ فلان
محلہ مین جاؤ اُس جا ایک مسجد اور اسکے پہلو مین ایک مکان ہی اسمین
ایک عورت اور مرد رہتے ہین کہ باہم جنگ کرتے ہین انکو طلب
کر لے آئیو وہ شخص حسب الامر جا اُن دونونکو حاضر کیا امیر المومنین اسے
مخاطب ہو فرمائی آجکی شب کو باہم تمہارے بہت نزاع ہی
وہ جوان عرض کیا کہ یا امیر المومنین مین اُس عورت سے نکاح کیا جب
واسطے مقاربت کے نزدیک اسکے گیا مین مجکو نفرت پیدا ہوئی کہ
اگر ممکن ہوتا اُس عورت کو اُسی لحظہ اپنے سے جدا کرتا وہ عورت

مجہسے جنگ و نزاع شب سے یہانتک کہ حکم طلب حضرت کا آیا کرتی
رہی حضرت امیر اہل مجلس کو فرمائی کہ بہت سے امور ایسے ہین منجملہ صمیمی کو
اطلاع کیئی جاتی ہی غیر و نکو اطلاع کرنا مناسب نہین سوا وہ زوج
و زوجہ کے دوسرے لوگ بیرون خلافت سرا ہوا امیر المومنین اُس
عورت کو فرمائی کہ تو اس مرد کو جانتی ہی کہ کون ہی وہ عورت
انکار اطلاع سے کرتی حضرت مرتضی فرمائی کہ مین تجکو یاد دلاتا ہون
اور واقف کرتا ہون مگر تو انکار امر حق سے متکر وہ عورت
عرض کیئی کہ یا خلیفہ مین انکار ہرگز نکرونگی پہر حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ فرمائی کہ تو فلان بیٹی فلان کی ہی یا نہین وہ عورت تصدیق
کی پہر فرمائے کہ تیرا ایک چچیرا بہائی تہا کہ تم باہم بہت دوستی
و موافقت رکہتے وہ عورت عرض کی کہ سچ ہی یا امیر المومنین

پھر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائی کہ باب تیرا چاہتا کہ اسسے تجھے
نکاح کردے اور اسکو مکان سے باہر گیا وہ عورت کہی کہ سچہ فرمائے
یا امیر المومنین پھر فرمائی کہ تو یکروز باہر مکان کے واسطے قضا حاجت
کے گئی اور وہ شخص تجکو پکڑ کر مجامعت کیا اور تو اس نطفہ سے
حاملہ ہوی اور اس قصہ کو باپ سے پوشیدہ کر ماں سے اپنے ظاہر کئی
جب درد زہ شروع ہوئے تیری ماں تجکو گھر سے ایک گھر پر لیجا کر
چنانچہ جب لڑکا تولد ہوا تیری ماں اس فرزند کو پارچہ مین لپیٹ کر
گھر پر ڈالدی اور ایک کتا آکر اسکو سونگنے لگا تیری ماں واسطے ا
دفع کے ایک پتھر سے کتے کو ماری وہ پتھر بچیکے سر کو لگا سر سے
اسکے خون نکلا تیری ماں ایک پارچہ سے سر اسکا باندکر چھوڑ آئی پھر حال اسکا
تمکو معلوم نہین کہ کیا ہوا وہ عورت عرض کی یا خلیفہ رسول جو آپ

ارشاد فرمائی حال ایسا ہی ہی سوای میرے اور یہان کو میرے تئیں کوئی
اطلاع اس حال سے نہین تہی حضرت امیرالمومنین خلیفہ رسول اللہ
فرمائی کہ فلان قبیلہ اس کودک کو لیجا کر پرورش کی جب وہ بڑا ہوا
ہمراہ اس قبیلہ کے کوفہ مین آیا اور وہ لڑکا تجہسے نکاح کیا پہر اس
جوان کو آخر فرمائی کہ سر برہنہ کر وہ جوان سر برہنہ کیا اثر اس سنگ کا
سر پر اوسکے موجود و حاضر تہا پہر عورت کو فرمائی کہ یہہ فرزند تیرا ہی
خداتعالی اوسے کہ تو اوسپر حرام تہی بچایا اب اپنے فرزند کو
مکان مین لیجا وہ دونو چلے گئے کرامت ایکروز اہل کوفہ
خلیفہ رابع کی خدمتمین حاضر ہوکر شکایت زیادتی آب فرات کی کئے
کہ یا خلیفہ تمام کشت و زار خراب ہو گئی آپ حقتعالی سے دعا فرماوین
کہ آب فرات کم ہووے خلیفہ رسول اللہ وہان سے دار الخلافت مین

رونق افروز ہوے اور تمام لوگ امیدوار دولت سرا پر حاضر رہے
امیرالمومنین جبہ و عمامہ شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ا
عصاء مبارک دست شریفین لیکر اسپ پر سوار ہو طرف فرات کے
توجہ فرماے صاحبزادگان بلند اقبال اور تمام لوگ ہمراہ رکاب تجمۃ
انتساب ہو کنارہ فرات پر تشریف فرما ہو دو رکعت خفیف ادا کر
عصاء محمدی کو ہات مین لیکر ہمراہ سیدنا امیرالمومنین حضرت امام حسن
و امام حسین رضی اللہ عنہما کے پل پر زیب بخش ہو کر عصا آب کو
کی آب فرات ایک گز کم ہوا پھر حضرت مرتضی ارشاد فرماے کہ اسقدر
کم ہونا کافی نہین حاضرین عرض کیے کہ اس سے زیادہ کم ہونا خواہش ہی امیرالمومنین
دو مرتبہ اشارہ کی جب پانی تین گز کم ہوا حاضرین ایک شور سے کہے
اسقدر کافی ہی یا امیرالمومنین پھر حضرت امیرالمومنین دولت سرا کو

نہفت فرمائی کرامت ایکوقت کسی سفر مین خلیفہ کا گذر میدان
کربلا مین ہوا جانب راست اور جانب چپ متوجہ ہوکر بہت گریہ فرماکر
ارشاد کی کہ واللہ یہی جاے اشتر بٹھانی اور شہید ہونے انکی ہی اصحاب عرض کئے
کہ یا امیر المومنین یہہ موضع کونسا ہی اور کونسے قوم مارے جاوینگی ارشاد
فرمائی کہ یہہ موضع کربلا ہی اور اس جائے ایک قوم مارے جاوینگی کہ وہ
بیحساب جنت مین داخل ہوینگے اور کچہ اثر اور نشان اسکا بیان نفرمائے
لوگ بہی کچہ تاویل اسکی نکئے حتی کہ امیر المومنین و امام المسلمین سیدنا
امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے کرامت حقتعالی و اسطے
حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کے دو وقت آفتاب کو بیوقت
واپس کیا پہلا وقت حیات مین جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والسلام
کے کہ ذکر اسکا موجب زیادتی کلام کا ہی دوسرا وقت بعد وفات

رسالت مآب کے قصہ اسکا یہہ ہی کہ جب لشکر خلیفہ کا طرف بابل کے
توجہ کیا جب کنارہ فرات پر پہنچا خلیفہ رسول اللہ چند اصحاب سے نماز ادا
فرمای باقی اصحاب واسطے عبور جارہا یون اپنے متوجہ ہوئے کہ ناگہان
آفتاب غروب کیا اصحاب مرتضی باہم اس امر مین کلام کئے
جب یہہ خبر امیر المومنین کے سماعت ہایون مین پہنچی امیر خدا کے جناب مین
دعا مانگی حقتعالی آفتاب کو امر فرمایا وہ رجعت قہقری کیا جب تمام
اصحاب نماز سے فارغ ہوے آفتاب پھر غروب کیا وقت غروب کے
آواز مہیب ہو لنا ک آتی تہی راوی کہتے ہین کہ ہم تمام لوگ خایف ہو تسبیح تہلیل و استغفار
شروع کئے کرامت اکروز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے
اصحاب سے فرمائی کہ کچہ تدبیر ایسی کیجئے کہ آخر کام اپنا معلوم ہو وے اصحاب
عرض کئے کہ تدبیر اسکی ہمکو معلوم نہین معاویہ کہے کہ اس حال کو علی ابن ابی طالب سے

ایک تدبیر سے دریافت کیا جاوے جو کہ انکے زبان پر گذریگا امر حق
ہوگا نہ باطل پہر تین شخصونکو اپنے معتمدون سے طلب کر فرمائی کہ تم
کوفی مین ایک کے بعد ایک جاکر مرجانا میرا ظاہر کرو لیکن کیفیت مرض
اور تاریخ و ساعت مرگ اور امامت نماز جنازہ مین اور موضع
دفن مین متحد و متفق اللفظ و المعنی رہین تا اختلاف نہ معلوم ہووے پہر
تین شخص شام سے طرف کوفہ کے گئے اور ہر روز ایک ان تین مین سے
داخل بلدہ ہوذکر مرجانا معاویہ کرتا لوگ غافل اس شخص کو نہایت
خوشی سے خلیفہ کے حضور مین لاتے خلیفہ کچہ جواب نہ دیئے بلکہ خاموش
رہے اہل کوفہ خلیفہ کے خدمت فیضدرجت مین عرض کی کہ اب خبر
قرین بصدق ہوی آپکا مقابل مرگیا پہر آپ اس خبر سے مسرور نہوے
موجب اسکا کیا ہی امیرالمومنین فرمائے کہ کبہی یہ خبر صحیح نہین بلکہ وہ جاوے گا

انتقال نہین ہوگا جب تک یہہ اور اشارہ فرمائے لحیہ مبارک کے طرف
پھر فرمائی کہ اسے اور اشارہ گلوئی مبارک کے طرف کرفرمائے کہ رنگین ویتر
ہووے اور بیٹا کلیجے کے چابنے والیکا اوسے لعب نکریگا
وہ تینون اس خبر کو معاویہ کے پاس لیگئے کرامت امیر المومنین
امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب وفات حضرت مرتضی کا
ہوا کہ آواز آئی کہ گوینده کہتا ہی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور اس بندۂ خدا کو
ہمارے پر چہوڑ دیو ہم لوگ باہر مکان کے چلے گئے پھر ایک آواز آئی کہ محمد علیہ
السلام اور خلفاء انکے گذرے اب نگاہبانی امت کی کون کریگا
دوسرا جواب دیا کہ جوکہ پیروی انکی کریگا اور انکی چال پر چلیگا جب آواز
موقوف ہوئی اندر مکان کے اکر حضرت مرتضی کو غسل کئے
ہوے اور کفن مین پیچیده دیکھے ہم کرامت حکایت ہی کہ

ہارون رشید ایکروز میدان غزنین مین واسطے شکار کے نکلا آہوان ایک مقام مین پناہ گیر ہوے ہرچند کہ سگ و چیتہ وغیرہ جانورون کو واسطے شکار کے رہا کی پھر پلٹ آئی کچہ شکار نکی ہارون رشید وجہ اسکی دریافت کیا ساکنین وہان کے ظاہر کئے کہ ہم اپنے بزرگون سے اور آبا و اجداد سے سماعت کئے ہین کہ اس جاپر مزار مبارک اسداللہ الغالب حضرت مولا مشکل کشا کی ہی ہارون رشید ہر سال اُس مقام مین عرس شریف اور زیارت کرتا **کرامت** امام مستغفری ایک صالح حکایت لکھے ہین کہ کہی انہونے کہ ایکروز خواب مین دیکھا مین کہ حشر برپا ہی اور تمام خلایق حسابگاہ مین حاضر ہین اور پل صراط قایم ہی پل صراط سے گذرا مین ناگہان نظر کیا کہ خاتم الرسل و ساقی روز قیامت و شفیع امت گنہ گاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنارہ حوض

کوثر پر جلوہ آرا ہیں اور سیدنا حضرات امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما
خلایق کو آب کوثر مرحمت کر رہے ہین روبرو صاحبزادونکے گیا
مین کہ مجکو بہی آب دیوینگے صاحبزادے آب عنایت نفرمائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا مین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
صاحبزادونکو امر فرماوین کہ مجکو آب کوثر سے سرافراز کرین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ تجکو آب وہ نہ دیوینگے پھر سبب اُسکا دریافت
کیا مین درجواب ارشاد نبوی ہوا کہ ایک شخص تیرے محلہ مین علی ابن ابی طالب
کو بد کہتا ہی اور تو اُس حرکت سے اسکو منع نہین کرتا عرض کیا مین کہ
یا رسول اللہ خوف کرتا ہون کہ وہ شخص مجکو ہلاک کرے اور مین طاقت
مدافعت اُسکی نہین رکہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چہری
مجکو عنایت کر فرمائی کہ اب تو جاکر اسکو مار مین خواب مین اُس چہری سے

اسکو قتل کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہو
عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسب الامر اسکو قتل کر آیا ہون مین پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے
کہ اسکو آب کوثر دیو صاحبزادے مجکو آب کوثر سرافراز فرمائے
اب یاد نہین رہ کہتا ہون کہ مین آب کوثر پایا یا نہین جب مین خواب سے
بیدار ہوا نہایت خوف اور وحشت مجکو غالب ہوئی پھر اٹھکر
وضو کر نماز مین مشغول ہوا جب صبح ہوئی آواز ماتم کی آئی کہ فلان
شخص کو کوئی بستر خواب مین مار گیا ہی کہا مین سبحان اللہ کہ یہہ
خواب عجب ہے یہ سنتے ہی حاکم کے لوگ آکر اسکے اہل محلہ کو پکڑ
لیگئے اور مین بے طلب حاکم کے خدمت مین جا کر کہا کہ مین قاتل اس مقتول کا
ہون حاکم بولا کہ خرابی ہووے تجہپر کسواسطے قتل کیا تو پہر مین تمام

قصہ خوابکا ظاہر کیا میں حاکم منصف تہا بولا کہ جزاک اللہ خیرا تو اور
تیرے قوم تمام بیگناہ ہیں اور سب کو رہا و رخصت کیا کرامت
مدینہ طیبہ میں ایک بدبخت تہا کہ خدمت میں امیر المومنین حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے کلمات ناشایستہ کہتا سعد بن مالک اسکے حق میں
دعاء بد کی اکیر ورہ وہ بدبخت اپنی شتر کو قلابہ سے دروازہ کی باندہکر
مسجد نبوی میں اندر مجلس کے آکر بیٹھا وہ شتر بعد تہوڑی دیر کے مسجد میں
آکر اپنی مولا کو منہہ میں پکڑ کر اٹہا لے سینہ کی نیچے لیکر ملڈا الا عوذ
باللہ من سوء الخاتم واتباع الشہوات ورزقنا توبۃ نصوحا بحرمۃ
رسول الثقلین وصاحب قاب قوسین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
برحمتک یا ارحم الراحمین

قطعۂ تاریخ شہنشاہ کشور شاعری سر برآرای شہرستان

سخنوری جناب مولوی حافظ میر شمس الدین فیض مدظلہ

تصنیف چو کرد یک رسالہ	فضل رحمان محفل آرا
سال تکمیل فیض فرمود	بنوشت کتاب بہجت افزا
	١٢ ٨٠

ایضاً

عصر نے عرض کی یوں آن کی مکیدہ ہی فیض	فضل رحمان جو ہیں عالم و دانا معصوم
حال اصحاب نبی میں ہے کتاب اک لکھی	اسکی تاریخ کریں آپ بھی کوئی منظوم
وہیں بیساختہ تاریخ یہ ارشاد ہوئی	حال اصحاب کبار اسمیں ہے فی الکل مرقوم
	١٢ ٨٠

قطعہ تاریخ مترشحہ خامہ گہر ریز احمد علی صاحب عصر

مولوی فضل رحمان منصف	عالم و علامۂ فقہ و اصول
مفتی دین ہادی شرع متین	انتخاب دہر از اہل قبول
دوستش شاداں چو گل در باغ عیش	دشمن او باد دائم دل ملول

کرد تصنیف یکرسالہ در سیر — حال اصحاب نبی ز روی شمول

عصر سالش بجوی فکرم گفت — جملہ اخبار اصحاب رسول

قطعہ تاریخ قدح خوار مشربستان بلاغت منشی عبدالصمد صاحب

کتاب گشت رقم در فضایل اصحاب — ز حسن صدق و صفا از جناب مولانا

صمد چو در پی تاریخ او نمودم فکر — ندایم آمدہ زیب فضایل الشہدا

ولہ

حال اصحاب میں ہوئی ہے صمد — فضل رحمان سے اک عجیب کتاب

پڑھ یہ تاریخ با سر اخلاص — چار گلزار نسخہ اصحاب

قطعہ تاریخ از فدا حسین شفق

منصف ما فضل رحمان مولوی — آفتاب آسمان اعتلا

شمع نور افروز بزم اہل فضل — نخلبند بوستان اہتدا

گلبنِ باغِ فصاحت کا ثمر — گوہرِ کانِ بلاغت بی بہا

نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ ور — اہل علم و حلم و ہم جود و سخا

بہر فیضِ خلق اک نسخہ عجیب — مدحِ اصحابِ کبار مین لکھا

ہی یہی تاریخ اتمام اسکی نسق — بیخزان گلزار شہدا ہو گیا

١٢٨٠

قطعۂ تاریخ چکیدۂ قلم فصاحت شیم خوجہ غلام احمد متخلص باحمد

عندلیب خامہ وقت صبح میخواند این نوید — در گلستان فصل گل آمد بہنگام سعید

حرف زرین گر دہ ہمین در وصف عبد القادری — شہرۂ انصاف و ہنر عالم بالا رسید

در بلاغت در فصاحت ہم بعلم و ہم عمل — ایزد داور در جہان یکتای عالم آفرید

می نماید بیگمان راہ ہدایت خلق را — حسب فرمان خدا از وعدہ و ہم از وعید

ہست خلقش فیض جان یا فضل اللہ برو — دشمنانش با دل لرزان و ایما مانند بید

نسخۂ کل الاصحابی تصنیف کرد — تا مفصل حال بر دلہای ما گردد پدید

سال اتمامش چنین تحریر کردم احمدا | شد عجیب ایجاد نامی چارگلزار شهید

ولہ

مولویم عبدقادر مصنف علامہ | واقف تفسیر فرقان و حدیث با صفا

چون کنم توصیف او را از زبان خود بیان | شهرهٔ انصاف و عدلش مشتهر بی انتها

دشمنانش باد پامال ستون فلک | دوستانش حق بدارد شاد و خرم سالها

فضل رحمانست فرزندی ز فضل الله ملهم | حق بدارد در جهان با عمر و دولت دائما

نسخهٔ ایجاد فرمودست در علم سیر از ذات خود | خوش فصاحت خوش بلاغت خوب حجت از طبع رسا

مشتمل بر وصف اوصاف صحابای کرام | هم ز صبر و هم شکیبای شهدای کربلا

مژدهٔ هاتف با احمد داد از تاریخ ختم | بی بها اوصاف وصف وستدار مصطفی

ایضا

بنائی ہین یہ رسالہ ایک خوش تصنیف مولانا | کہ جنکا نام ہی شہرہ علما اور فضلا مین

کہا تاریخ اسکی یہ غلام احمد اکرم		ہوا مجموعہ کیا مطبوع تعریف صحا[illegible]

ولہ

گئے تیار مجموعہ مری جب ہو لویصا جب		برای سب مقاصد شیخ و شبانکی [illegible]
کہی تاریخ اتمام اسکی احمد نے بصد فر جب		ہوا نسخہ عجب او صاف مضامین اصحاب کے [illegible]

۱۲ ۸۰

تمت

۱۲
۴

اضعف العباد محمد رشید الدین ابن مولوی قاضی محمد حمید الدین صدیقی غفر الله له و لوالدیه این کتاب مستطاب را که در معجزات و کرامات و حالات اصحاب کرام حضرت خیر الانام علیه الف الف التحیة و السلام بس معجز و مختصر و کم یاب بود بسعی و توجه تمام مطبوع کنانیدیم تا مشتهر آفاق گشته همگنان از خاص و عام بهره یاب شوند و یک قصیده نعتیه نیز در توصیف نعلین مبارک حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که از فکر خام این کم نام است در همین کتاب ساختم که تا این هم مشتهر آفاق گشته بقرأت بندگان خدا در آمده موجب مغفرت و باعث نجات خود و اسلاف و اخلاف گردد

قصیده

ای خاتم پیغمبران ای سرور و زیبا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تطفل کو احمد چو جنید جمله بندگان
من ظل نعلین ترا جویا شوم و جزا
یارب رشید پر خطا از بی جرم و خطا
بخشی بعین لطف خود از جاه نعل مصطفا